UNIVERSAL LIBRARY

OU_232836

UNIVERSAL LIBRARY

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ رسالہ ہدایت کا مقالہ مولوی عبد الرب صاحب کی جواب میں موسوم بہ

ہدایات القلوب القاسیہ
فی رد کلمات [illegible]

مع جواب اجمالی بلاغ المبین محمد شاہ و بعض مطاعن اہل بدعت

جناب افادت مآب مولانا مولوی محمد سعید سلمہ اللہ المجید کی تالیفات سے

مطبع انصاری دہلی مطبوعہ بار سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ وبشیراً ونذیراً صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابتہ
وازواجہ وذریاتہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً **امابعد** راجی الی اللہ المجید محمد سعید عفی عنہ گزارش کرتا ہے
کہ یہ دنیا سخت بلا ہے جب کسی بھلے آدمی کی دامنگیر ہوتی ہے تو تباہ ہی کر دیتی ہے **شعر** ہے
دنیا عجب طرح کی علامہ الدہر ہے مرد دیندار کو بھی دہریہ کر دیتی ہے ہو عالم جو باوجود علم کے
عاقبت فراموشی کرتا ہے تو اوسکی حیلہ سازی ہی یہ کہ ملا حق فراموش ہو ہمیشہ سے اہل حق کے
دشمن چلے آتے ہیں اور جھگڑنے پر مستعد رہتے ہیں یہ سب اسکی خرابی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اہل حق تو بموجب آیت
متاع الدنیا قلیل والعاقبۃ خیر لمن اتقی وحدیث الدنیا ملعونۃ کے اسکو حقیر سمجھتے ہیں اور ہمیشہ اس سے
نفرت رکھتے ہیں اور کلمہ حق کا مقال لا تخافون فی اللہ لومۃ لائم کا خیال ہے جب ان کٹ ملون نے دیکھا
کہ انکی رفاقت سے دنیا وصول نہیں ہوتی تو اونکی مقابل جھگڑنے اور لوگونکی بہکانے پر کمر باندھی
چنانچہ ایک شخص مولوی محمد عبد الرب عظیم آبادی جو مولوی عبد الخالق صاحب مرحوم کے فرزند اور
مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے سالے ہیں انہوں نے بھی اہل باطل کی طرح اہل حق
کے رد میں قدم نکالا ہے اس بزرگ نے اکثر جو کچھ پڑھا ہے سب ہمارے بہنوئی مولانا محمد نذیر حسین صاحب سے
پڑھا ہے لیکن چونکہ ہدایت وتوفیق قادر مطلق کی اختیار سے ہے ولکن اللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم اگرچہ

صدہا آدمی دور دراز کے مولانا ممدوح کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور ہوتے ہین مگر بموجب مثل مشہور چراغ کے نیچے اندہیرا ہوتا ہی یہہ صاحب باوجود صحبت کے کورے کے کورے ہی رہے ۔ ۶
تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبری کامل ۔ اندنون مین ایک رسالہ مسمی گلزار آسیہ بہو سے مسلمانون کے دہوکہ دینے کیواسطے ظاہر تو بطور چہل حدیث کے مرتب کرکے شایع کیا ہے لیکن دربردہ یعنی احادیث مین ایسی تحریف اور مسخ کی ہے کہ جسسے اس امر کا خوف ناشی ہی کہ عوام الناس اس حال مین پہنسکر دین کو برباد کرین اگرچہ ماہرین فن حدیث تو خوب سمجھ گئے ہونگے کہ اس رسالہ کے مولف کو علم حدیث سے ممارست نہین لیکن بیچاری عوام کالانعام جنکے دلون مین مولوی صاحب کی عظمت سما رہی ہے کیا جانین اور تلبیسات خفیہ مولوی صاحب کو کسطرح پہچانین لہذا اس عاجز نے حسبۃً للہ واسطے خیرخواہی عامہ مسلمین کے کمر ہمت باندہی کہ اس رسالہ کا حال بطور مشتی نمونہ از خروارے قلمبند کرون اگر مفصل لکہون تو ایک دفتر عظیم ہوگا کیونکہ کوئی کلام آپکا خالی کلام سے نہین مگر مجھے اختصار منظور ہے کیونکہ کون مولوی صاحب کے خرافات پیچھے پڑے فہیم اسی پر باقی کو قیاس کرینگے اب اللہ کے نام سے شروع کرتا ہون حسبی اللہ ونعم الوکیل **قولہ** خاکپای درویشان محمد عبد الرب **اقول** واہ صاحب خاکپاے درویشان بہی بننا اور اہل حق سے مقابلہ رکہنا؟ درویشونکو ان جہگڑون سے کیا کام انکو تو گوشہ تنہائی کافی ہے خدا جانے وہ کونسے درویش ہین جنکے آپ خاکپا ہین اگر یہ صوفی متعارفہ تو پہر یہ تعصب بہی کیون ہے کیونکہ مشہور ہی کہ الصوفی لامذہب لہ اگر یہہ مراد نہین تو خدا جانے کون ہین راہب یا جوگی معلوم ہوتا ہی کہ محض تکبندی مولوی صاحب کی ہی انتہی **قولہ** یعنی عالم جوانی مین جو حال شہر دہلی کا دیکہا تہا سبحان اللہ اسکا بیان کرون قابل دید تہا ہر گلی کوچہ مین علما درس تدریس مین مشغول تہی اور کسیطرحکا اختلاف نہ تہا مگر وہابی بدعتی کا اور وہ بہی ایسا نہ تہا کہ گلی کوچون مین جنگ و جدال اور مسجدونمین فساد ہو اب وہ سب علما انتقال فرماگئے نور اللہ مرقدہم **اقول** مولوی صاحب اب بہی وہی حال ہے جو اپنے عالم جوانی مین دیکہا تہا بندے اکثر دن رات کلام رسول مقبول کی درس تدریس مین اب بہی ویسے ہی مصروف ہین جیسے پہلے بلکہ اوس سے زاید گلی کوچہ مین ذکر حدیث رسول کا ہے دن بدن توحید پہیلتی جاتی ہی شرک و بدعت کا نام و نشان

مٹا جاتا ہے ہان اگر حاسد ونکو ماری حسد کے کچھہ نظر نہ آوے تو کیا کیا قصور **ہبیت** گر نہ بیند
بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ مولوی صاحب آپکے حواس خمسہ مین بباعث پیری کے
خلل آگیا ہے اگر آپکو درس تدریس نظر نہین آتا تو آپ پر واجب ہے کہ ضعف بصارت کا علاج کیجئے
باقی جو آپ فساد ذکر کرتے ہین صاحب پہلے کیا کچھہ نہین ہو چکا آپکو یاد ہو گا کہ اونکے معاملہ مین کیا
کچھہ ہوا نوبت بادشاہ تک پہنچی چلوان سب کو جانی دو اپنی گھر کیطرف خیال کرو آپکے بزرگوارون
اور حاجی قاسم مین کیا کچھہ اختلاف وہابی بدعتی کی وجہہ سی رہا دن رات جوتی پیزار چلتی
تہی خانہ خدا کے دو حصہ ہو گئی ایک وقت ایک ہی مسجد مین دو جماعتین ہوتی تہین پہر آپکا کہنا
کہ گلی کوچہ مین جنگ وجدال ور مسجدون مین فساد نہ تہا بالکل لغو اور کذب ہی آپکا یہہ فقرہ نور اللہ
مرقدہم بہی عجیب صلح کل معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی اور وہابی سب علماء ونکو نور اللہ مرقدہم سے
تعبیر کرتی ہین کیا آپکو یہہ حدیث یاد نہین من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام
قولہ ہم عامل بالحدیث ہین مسلمانونکو یہہ خلجان پیدا ہوا کہ انہون نی جو اپنا نام عامل بالحدیث
رکہا کیا سمجھہ کر رکہا **اقول** انہون نی عامل بالحدیث آجکل تو اپنا نام نہین رکہا بلکہ پہلی ہی
سی صحابہ تابعین اور ہر زمانہ مین عامل بالحدیث چلی آتی ہین جو عمل بالحدیث کرتی اور نکمی
تاویلون سی بچی وہی عامل بالحدیث ہی باقی آگی جاکر یہہ جو آپ فرماتی ہین اور اگر یہہ جانا
کہ مقلدین عامل بالحدیث نہین صاحب انہون نی کیا جانا آپکی سب اصولی اور فقیہ یہی کہتی چلی
آتی ہین کہ مقلد کو مجاز عمل حدیث پر کرنیکا نہین اور نہین تو ذرا شرح سفر السعادت کا ہی
ملاحظہ کیجئی شیخ عبد الحق آپکی ممد معاون فرماتی ہین کہ اگر حدیث مخالف مذہب کے پڑی تو اوسکے
عمل کرنیمین اختلاف ہے اور آگے جاکر کہتے ہین کہ عوام بلکہ اون کے علما کو بغیر مجتہد کے کسیکو یہہ
لیاقت نہین کہ حدیث کو سمجھی دیکہی اخراج کری پہر اب آپ ہی فرما دین کہ مقلد عامل
بالحدیث ہین یا نہین آپکا یہہ لفظ کہ مسلمانونکو یہ خلجان ہوا کیون صاحب آپکی نزدیک یہہ
لوگ مسلمان نہین ہین جو انکو خارج کیا اور کہا کہ مسلمانونکو خلجان ہوا اگرچہ آپکے محشی ور پی تاویل
ہین لیکن جسکو زمانہ بگاڑی عطار کیا کریگا اگر ان صاحب کے یہی مراد ہے کہ عامل بالحدیث یہہ

مسلمان نہین تو لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلعم کے وقت سے جسکا
قریب تیرہ سو برس کے گذری ہین جسقدر صحابہ تابعین ائمہ علما صلحا غوث قطب محدثین کہ عامل
بالحدیث تہی تو وہ مسلمان بہی نہین تہی قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر
الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس **لطیفہ** محشی صاحب
یعنی مولوی عبد اللہ ٹونکی مدرس مدرسہ مولف گلزار آسیہ حاشیہ نمبر ۲ مین فرماتی ہین محمد بن
اسمعیل بخاری بہی شافعی المذہب ہے ذکرہ سید المحدثین شیخ ولی اللہ فی رسالۃ الانصاف انتہی
معلوم ہوتا ہی کہ مولویصاحب نے یا تو رسالہ انصاف دیکہا ہی نہین کسیکی تقلید سے لکہدیا ہے
یا دیکہا ہے تو اوسکا مطلب نہین سمجہی صاحب رسالہ انصاف مین یہ کہان لکہا ہی کہ امام محمد
بن اسمعیل شافعی المذہب یعنی آپ جیسے مقلد محض تہی انصاف مین اونکا بسبب توارد اجتہادات
امام شافعی سی مجتہد منتسب ہونا لکہا ہی نہ مقلد محض ہونا اصل عبارت رسالہ انصاف کی نقل
کیجاتی ہی معنی انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقتہ فی الاجتہاد و استقراء الادلۃ و ترتیب
بعضہا علی بعض و وافق اجتہاده اجتہاده الخ ترجمہ معنی نسبت کرنی اوسکے کے طرف شافعی کے
یہہ ہین کہ تحقیق وہ اجتہاد مین اور طلب دلائل اور ترتیب بعض دلائل کی بعض پر اوسکے طریقہ
پر چلا اور موافق ہوا اجتہاد اوسکا ساتہہ اجتہاد شافعی کے آخر تک اگر مولوی صاحب اس عبارت کا
یہی مطلب سمجہی ہین تو منقول معقول سب کو ڈبو دیا اس سے امام بخاری کا مقلد ہونا کہان سے نکلا ع
برین عقل و دانش بباید گریست ہو کاشکے اگر مولوی صاحب رسالہ انصاف کا ملاحظہ کرتی تو یہ بات
ہرگز زبان پر نہ لاتی کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب خود آگے جاکر اس امر کی تصریح کرتے ہین کہ منتسب
فی المذہب کو مقلد نہین کہتی بلکہ مجتہد کہتی ہین حیث قال الثانی البالغون الی مرتبۃ الاجتہاد
و المجتہد لا یقلد مجتہدا الخ ترجمہ دوسری قسم وہ ہین جو پہونچنی والی ہین مرتبہ اجتہاد تک
حال یہہ ہی کہ مجتہد نہین تقلید کرتا مجتہد کی آخر تک یہان سے معلوم ہوا کہ بخاری مقلد نہ تہے
بلکہ مجتہد تہی اصل تو یہ ہے کہ بخاری مجتہد مستقل تہی جیسا کہ تصریح کی ہی ائمہ نقل نے علامہ
رملی نے بخاری کو مجتہد مستقل لکہا ہے اور حافظ ابن حجر نے ابو مصعب سے نقل کیا ہی کہ محمد بن

اسمعیل بخاری ہماری دانست مین زیادہ تر ہین علم فقہ اور حدیث مین امام احمد بن حنبل سے
اور قتیبہ بن سعید کہتی ہین کہ مینی بہت سے فقہا سی نشست کی لیکن مثل محمد بن اسمعیل کے کسیکو
نہین دیکہا جس شخص نے کتاب بخاری کو خوب غور سی پڑہا پڑہاتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ بہت
سی جگہ پر بخاری فی شافعی پر اعتراض کیا ہی بہلا کہین مقلد ہی مجتہد پر اعتراض کرتا ہے
سب صاحبونکی خدمت مین گذارش ہی کہ اکثر حواشی مولوی صاحب کی شرح نخبہ اور اس کتاب کے
دہوکی بازی سی بہری ہوئی ہین عاملان بالحدیث کو لازم ہے کہ نظر غور سی ان دونون
رسالونکی حواشیکو دیکہین تاکہ غلطی مین نہ پڑین فقط **قولہ** اس باب مین رسایل طرفین
چند در چند چہپ کر شایع ہوی آخر الامر کتاب انتصار الحق مولفہ عالم جلیل فاضل نبیل مولوی
ارشاد حسین صاحب حنفی کی ایسی ہوئی کہ لاجواب ہے **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ انتصار
بہی کچہ کتاب ہے جسمین سوا دو چار خرافات اور ژٹلیات منطقیونکی کوئی بات تحقیق کی نہین
اگر کسینے اوسکو من اولہ الی آخرہ اسکی لفظ لفظ کو قابل جواب کے نہ سمجہ کر کچہہ توجہہ نہ کی تو کیا وہ
لاجواب شمار کیجائیگی ایسی عقل پر پتہر پڑین یون تو اوسکے کئی جواب بہی ہو چکی ہین جیسے براہین
اثنا عشرہ تلخیص الانذار جو آپکے نواسی دادا احمد حسن نی لکہا ہے اور ایک ت سی چہپ کر شایع
ہو چکی ہین اور ایک جواب تفصیلی صاف لکہا رکہا ہے جو عنقریب چہپیگا جس سی انتصار کا
سارا دہچر بگڑ گیا ہی مین پہلی ہی گزارش کر چکا ہون کہ آپکو بباعث حسد ضعف بصر کے کچہہ معلوم
نہین ہوتا اسکا کچہہ علاج آپ پر لازم ہے اور یہ تو فرمائی کہ مولوی ارشاد حسین ایک بدعتی
اور مکفر مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ کا معروف و مشہور ہی اسکی یہ تعریف سبحان اللہ
یہ آپکی عجیب دینداری ہی کہ ایسی مبتدع کی ثنا مین آپ رطب اللسان اور مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف مین کبہی ایک کلمہ بہی قلمی نفرمایا کیا آپکو یہہ حدیث یاد نہین کہ
المرء مع من احب مولویصاحب تدارک بیان اسلام کیجئی **قولہ** مینے یہہ مناسب جانا کہ ایک کوئی
رسالہ جمع ہوا ور ایسی طرز سے ہو کہ مقلد و غیر مقلد دونونکے کام آوے **اقول** کیون نہو
جبتک ہم تکدرین پانچون سوار و نمین کسطرح داخل ہون اب آپ بہی پانچون سوار و نمین داخل

ہوگئی گہوڑی کی نعل لگ رہی تہی مینڈکی نی بہی پانو اوٹہایا آپ پر بہی صادق آتا ہے
مبلغ علم تو آپکا معلوم تہا اور یہ بہی سب آپکو جانتے تہے کہ آپ صلح کل ہین پہر آپنی یہ کیون
کہا کہ دونو کے کام آدمی ہان اگر آپ انصاف کرتے اور یہ خرافات جسکو ادنی طالب علم بہی
دیکہکر قہقہہ مارتی ہین نہ لکہتی تو البتہ آپکی کتاب اس جملہ کے مصداق ہوتی شاید یہ غلطی سی لکہا
گیا ہی آپنی قصداً نہین لکہا ہی **قولہ** اصول انکا یعنی کتب صحاح ستہ کو قرار دیا اسواسطے کہ وہ
کتابین مقبول الطرفین ہین **اقول** اصول یہہ بہی ہین اور جو حدیث موافق طریقہ
محدثین کی ہو وہ بہی قبول ہین مگر افسوس ہی کہ آپ اسکے پابند نہ رہی کیا اچہا ہوتا اگر آپ
بیچ بین موضوعات اور ضعیف حدیثوںسی بچتے اور فقط چالیس حدیثین صحیح لکہکر ترجمہ کر دیتی
مگر آپکو دنیا کمانی اور جاہلون کی سامنے فخر کرنا منظور تہا اسواسطی آپسے یہ نہو سکا **قولہ** بلکہ بعضے
حدیثین صحاح ستہ کی ایسی ہین کہ منسوخ کہا اونکو تمام امت نے جیسے حدیث بخاری کی کہ کہا ابی
بن کعب نے یا رسول اللہ جب مجامعت کرے آدمی اپنی عورت سے الخ **اقول** آپکی استعداد اور کتب
بینی اور مذاہب پر نظر ہونی اس سی خوب ثابت ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو مذہب مجتہدین
کی بہی معلوم نہین ہین صاحب داؤد ظاہری جسکو آپ ایک دروازہ بہشت کا عطا کر چکے ہین اور
اسکی اصحاب اور بخاری اور حضرت عثمان رض سبکا یہ مذہب ہے کہ جبتک انزال نہو غسل نہین آتا
کیا آپکے نزدیک یہ سب لوگ حضرت کی امت مین داخل نہ تہی مسلمانکو تو طاقت نہین کہ ایسی لوگونکو
امت سی خارج کری آپکو اختیار ہی جو چاہین سو کہین یہان سی جہالت محشی صاحب کی بہی خوب کہلگئی
کہ جو حاشیہ نمبر ۲ پر لکہتے ہین یعنی تمام امت کے معتمدین فی مین پوچہتا ہون کہ آپنی یہ تفسیر کس لفظ کی
کس قرینہ سی کی ہی وہ کونسا تن کی کلام مین قرینہ تہا جو آپنی یہ قید بڑہائی اور اپنا جہل ظاہر
کیا کیا آپکی نزدیک حضرت عثمان رض اور بخاری وغیرہ معتمد نہین ہین سچ تو یہ ہی کہ آپکی آنکہون پر
تقلید کی پٹی بندہی ہوئی ہی جو چاہتی ہین بی سوچی سمجہی لکہہ دیتی ہین **قولہ** اور حدیث ابن
عباس کی کہ جمع کیا رسول اللہ صلعم نی الخ **اقول** یہ بہی دال ہی اسبات پر کہ آپکو مذاہب سے
کچہہ آگاہی نہین اور نہین تو ذرا نووی شرح مسلم ہی کو دیکہا ہوتا امام نووی اسبات مین

کیا لکھتے ہین کہ جمیع فی الحضر متروک ہے یا نہین آپکی خاطر سی عبارت نووی کی یہان نقل کئی دیتا ہون ذہب جماعۃ من الائمۃ الی جواز الجمع فی الحضر للحاجۃ لمن لا یتخذہ عادۃً وہو قول ابن سیرین واشہب من اصحاب مالک وحکاہ الخطابی عن القفال الشاشی الکبیر من اصحاب الشافعی وعن ابی اسحق المروزی وعن جماعۃ من اصحاب الحدیث فاختارہ ابن المنذر ویؤیدہ ظاہر قول ابن عباس اراد ان لا یحرج امتہ فلم یعللہ بمرض ولا غیرہ واللہ تعالی اعلم انتہی کلامہ ترجمہ گئی ہی ایک جماعت ائمہ سی طرف جانے ہو فی جمع کے حضر مین واسطی اس شخص کی جو عادت نکرلیو۔ یہی ہی قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے اور حکایت کیا ہی اسکو خطابی نی قفال شاشی کبیر اصحاب شافعی سی اور ابی اسحق مروزی سی اور ایک جماعت اصحاب حدیث سی اور اختیار کیا ہی اسکو ابن منذر نے اور تائید کرتا ہے اسکی ظاہر قول ابن عباس کا ارادہ کیا حضرت نی یہ کہ نہ تکلیف مین پڑی امت آپکی پس علت بیان نکی ابن عباس نی اس قول کی ساتھہ مرض کی اور نہ غیر اسکے کے اللہ زیادہ جانتا ہی فقط یہانسی غلطی محشی کی ہی معلوم ہوگئی کہ کہتا ہی کہ محدثین محققین نی اس پر بغیر تاویل کے عمل نہین کیا کیا ابن منذر وابن سیرین اشہب وغیرہ محقق نہین تو اور کون ہین۔ خیر مصنف تحفہ تو بے علم ہی ہتی مگر خدا جانی محشی کو کیا ہوا شاید ہیں رہ وہیہ یہ سب باتین کراتی ہین ع وزیری چنین شہریاری چنان **قولہ** اور غور کرنا چاہئی مصفا شرح موطا کو کہ شاہ ولی اللہ لکھتی ہین وبالجملہ جنابان متبادر میشود کہ ارجح مذہب در موجبات وضو مذہب حسن بصری ست وضو از خروج من السبلین واز نوم می شکند واز مس عورۃ ومس زن کردن و رعاف نمی شکند انتہی سبحان اللہ جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام تو فرمادین اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضا اور انکی مقابلہ مین شاہ ولی اللہ یون کہین کہ مس فرج سی وضو نہین ٹوٹتا تو پہر یہہ بہائی مسلمان شاہ ولی اللہ کو اپنا امام قرار دین جنکو شرق سی غرب تک لقب امت کا گیارہ سو برس سی نصیب ہوا اونکے نام سے دل برا کرین انتہی **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ آپنی شاید مشکوۃ کا بہی مطالعہ نہین کیا یہ حدیث جو طلق سی مروی ہی انما ہو بضعۃ منک آپکی نظر سی نہین گزری شاہ ولی اللہ صاحب نے اس حدیث کو اوسپر ترجیح دی ہی نہ یہ کہ بغیر اور کسی حدیث کے اوسکو رد کر دیا ہے اعتراض تو

شاہ ولی اللہ صاحب پر اور مبلغ علم یہہ کہ گھر کی کتب کی بھی خبر نہین کیون صاحب
آپنی امام ابو حنیفہ رح پر کیون یہ اعتراض نہین کیا اگر کوئی یہ کہی کہ حاشیہ کتب فقہ مین امام صاحب کے
نزدیک مس ذکر سے وضو نہین ٹوٹتا سبحان اللہ جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام تو فرما دین
اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ اور اوسکے مقابلہ مین امام ابو حنیفہ رح یون کہین کہ مس ذکر سے
وضو نہین ٹوٹتا پہر بہائی مسلمان ابو حنیفہ رح کو اپنا امام قرار دین اور رسول مقبول صلعم کی
حدیث کہ ایسی پیغمبر جو جمیع شرق و غرب کے رسول ہین رد کرین جو آپ اسکا جواب دیجئے وہی
شاہ ولی اللہ صاحب کا جواب سمجہین اتنی ہم لوگ تو امام صاحب کو پیشوا بزرگ مجتہد سمجہتے ہین
دلکو برا آپکی نام سی وہ لوگ کہتی ہین جو انکی قولکو نہین مانتی ابو حنیفہ رح فرما گئی ہین جب حدیث
صحیح پاؤ وہی میرا مذہب ہے آپ لوگ اس قول پر عمل نہین کرتے اور امام کے اس قول سے لکو
برا کرتی ہین بیشک امام قیامت کو آپ لوگون سی بیزار ہونگی واقعی ہمین لوگ امام کی تبع ہین
نہ تم مقلدین اور یون تو رافضی بہی کہتی ہین کہ ہم محب اہل بیت کے ہین لیکن حقیقت مین وہ محب
نہین اسیطرح تم لوگ امام کے تبع نہین **قولہ** شاہ ولی اللہ رح فیوض الحرمین مین لکھتے ہین کہ
بتا دیا مجکو مراقبہ مین رسول اللہ صلعم نی کہ مذہب حنفی خوب ہے اور موافق ہے میری سنت کے نہج
اقول آپنی لفظ فی کی ترجمہ کو بالکل اوڑا دیا اور عرفنی کا ترجمہ مراقبہ کا کیا صاحب
آپکی تحریف و سرقہ بازی کا حال کیا لکہون اصل عبارت یہ ہی عرفنی رسول اللہ صلعم
ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ ترجمہ بتایا مجکو رسول اللہ صلعم نے یہہ کہ تحقیق مذہب حنفی
مین ایک طریقہ عمدہ ہی اس مذہب کے بیچ اپنی فرمایا نہ کل مذہب کو نہین وہی طریقہ جو موافق
سنت کی ہی جسکی تفسیر شاہ ولی اللہ صاحب وصیت نامہ مین کرتی ہین دایما تفریعات فقہیہ را بر کتاب
وسنت عرض کردن انچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن
است راہیچ جہ از عرض مجتہدات بر کتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا را کہ
تقلید عالمی را دستاویز ساختہ تتبع کتاب وسنت را ترک کردہ نہ شنیدن وبدیشان التفات
نکردن وقربت خدا جستن بدوری ایہنا یہانسی معلوم ہوا کہ کل مذہب حنفی کو اپنی شاہ ولی اللہ

نہین بتایا کہ تمام انیقہ ہے بلکہ جو موافق سنت کے ہو کیونکہ اگر تمام ہوتا تو شاہ ولی اللہ
وصیت نامہ مین یہ کیون فرماتی بلکہ کہتے کہ تمام موافق سنت کے ہے دوسری حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز آپکی صاحبزادی کا بہی خواب اسکی موید ہی کہ انہون نے حضرت علی کو خواب مین دیکہا اور
آپسی بیعت کی اور حال مذاہب اربعہ کا دریافت کیا آپنی فرمایا یہ سب ہماری طریقہ پر نہین سب
مین افراط تفریط پیدا ہوگئی ہی جواب دوسرا یہ ہی کہ تحفۃ النجاب دیکہیے اسمین جزو دوم تاریخ
ابن خلکان سی نقل کیا ہے کہ ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی بغدادی کہ نہایت مرد
پرہیزگار تہی اور دارقطنی نی اونکو ثقہ لکہا ہی انہون نی حضرت کی حدیثونکو ۲۹ برس تک لکہا
اور ولادت اونکی سنہ ۲۰۰ ہجری مین ہی اور زمانہ انکا بہ نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ کے بہت قریب ہے
انہون نی کہا کہ مینی خواب مین نبی صلعم کو دیکہا مسجد نبوی مین جس سال مینی حج کیا تہا آپسے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مینی فقہ حنفی کو خوب یاد کیا ہی کیا اسکو دار العمل کرون آپنی فرمایا نہ مگر
نہین پہر مینی کہا کہ امام مالک کے مذہب کو پکڑون آپنی فرمایا اسمین جو میری سنت کی موافق ہو
پہر مینی عرض کی کہ امام شافعی کی مذہب کو پکڑون آپنی فرمایا شافعی میری ہی کہتا ہی
میرے غیر کو رد کرتا ہی ٭ آپکو لازم ہی کہ مذہب حنفی چہوڑیے کیونکہ آپکا دار و مدار محض خواب پر معلوم
ہوتا ہی **قولہ** لکہا ہی شاہ ولی اللہ نی اپنی کتاب انصاف مین کہ جس ملک مین پائی جاوین
کتابین ایک مذہب کی اور نہ پائی جاوین دوسری مذہب کے تو واجب ہے اس ملک والونکو کہ قبول کرین
اس مذہب کو **اقول** شاہ ولی اللہ کا بیشک قول ٹہیک ہے جسجگہ اور کوئی کتاب سوای ایک مذہب کے
نہو تو اون لوگونکا حال ایسا ہی جیسا مضطر کا کیونکہ جب کوئی اور چیز میسر نہین ہوتی تو اسکو
مردار بہی حلال ہو جاتا ہے اسیطرح اون لوگونکا حال ہے لیکن یہان تی یہہ تو معلوم ہوا کہ
جسجگہ اور کتب پائی جاوین وہان عمل کرنا درست ہے اب ہندوستان مین سب مذہب کے کتابین موجود
ہین موافق نقل آپکی یہان پر مسلمانونکو درست ہے کہ سب مذہب پر عمل کرین **قولہ** اور نہین دیکہی
احیاء العلوم امام غزالی سے کو کہ وہ شافعی المذہب ہین اور انکا قول ہی کہ مذہب شافعی حدیث کے
موافق ہی لکہتی ہین قال قال رسول اللہ صلعم مسح الرقبۃ امان من الغل یوم القیامۃ الخ **اقول**

یہ قول خود آپکے نزدیک حجت نہین اور نہ آپ اسکو صادق جانتے ہین ورنہ تکذیب مذہب حنفی
کی لازم آویگی کیونکہ اکثر مذہب حنفی مخالف ہی شافعی کے جب شافعی مذہب تمام سنت پر
ہوا تو جو اسکی خلاف ہوگا وہ سنت سے خارج ہوگا تو اس سے نتیجہ حاصل ہوگا کہ اکثر مذہب حنفی
مخالف سنت کی ہی جب آپ اس قول کو صادق نہین جانتے تو ذکر کیون کیا باقی جو آیتہ
حدیث مسح گردن کی نقل کی ہی کتب محدثین مین اسکا نام نشان نہین اور احیاء العلوم
کوئی کتاب حدیث کی نہین اسمین بہت سے احادیث موضوعہ اور منکر بھری ہوئی ہین جسسے صاف
ظاہر ہوتا ہی کہ یہ کتاب لائق حجت کی نہین جسکو شک ہو وہ تخریج عراقی کو دیکھ لے دوم یہ حدیث
معلق ہی اور معلق حجت نہین فقط **قولہ** مولوی محمد اسحاق صاحب مہاجر کہ استاد انکے ہین انہون نے
مایۃ المسائل مین لکھا ہی کہ تقلید ائمہ اربعہ سنت ہے اور جو انکار کرے اوسے وہ گمراہ ہی **اقول**
مولوی محمد اسحاق صاحب کے عبارت کا آپ مطلب اپنے موافق سمجھ گئے اس عبارت سے جس تقلید مین
گفتگو ہی یعنی تقلید شخصی اسکا ثبوت ہرگز نہین پایا جاتا ہم بھی یہ کہتے ہین کہ ائمہ اربعہ کی تقلید درست
ہی لیکن بتعیین ایک کی نہ چاہئے یہ سب خرابی تعین سے ہی آپکی یہ عبارت کہ جو انکار کرے اوسے
وہ گمراہ ہی یہ آپکا مولانا پر افترا ہے ہرگز مایۃ المسائل مین یہ بات پائی نہین جاتی پھر یہ کہ
مولوی محمد اسحاق صاحب نے آپکی سمجھ کے موافق ائمہ اربعہ کی تقلید کو سنت لکھا ہی پھر تم سب
اوسے واجب کیون بتاتے ہو اتنے صاف لکھکر ظاہر کرو کہ تقلید ائمہ اربعہ واجب نہین بقول
مولوی محمد اسحاق سنت ہے اور یہہ سب جب کہنے والون نے رجوع کیا میان صاحب کے کہنے والے بہت
آدمی ہین خاص اونکے شاگرد سب کہتے ہین کہ مولوی اسحاق صاحب تقلید شخصی کے قایل نہ تھے اسمین فقیر
نے ایک رسالہ ناسخہ پر بھی خلاصہ [illegible] مولوی اسحاق صاحب کا مدرسہ دیوبند مین کتاب قلمی مولانا
مولوی محمد یعقوب صاحب [illegible] دیکھا [illegible] ثابت کیا ہی یہ بھی ایسا تیر دال ہی کہ وہ
تقلید شخصی کو [illegible] باتفاق حدیث کا کام کرتے تھے آپ بھی لوگونکو مفت تہمت دیتے ہین
[illegible] جو [illegible] تو پھر اس سے حد [illegible] +
آپ لوگ تقلید کی [illegible] اتباع عظام کو [illegible] بناتے ہو یہہ ایسا

حال ہی کہ محبت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا نام کرکے حضرت معاویہ کو تبرا کرین ہم لوگ تو
جو کسی ادنی مسلمان کو برا کہی یا گالی دی اسکو موجب حدیث سباب المسلم فسوق کی فاسق سمجھتی ہین
چہ جائیکہ ائمہ مجتہدین ہم اونکو پیشوا اور بزرگ جانتی ہین البتہ آپ لوگون کی مثل رافضیونکی ایک ہی
امام کے مذہب کو پکڑ رکہا ہی اور تین اماموںکی مذہب کو مثل رافضیون اور خارجیونکی ترک
کر رکہا ہی باقی امام تو ایکطرف بلکہ جو انکے قول پر عمل کری آپ لوگ اسکو بہی برا جانتے ہین
بتائی آپ لوگون اور رافضیونمین کیا فرق ہی اگر ہے تو یہہ ہی کہ انہون نی تین خلفاء راشدین
کو چہوڑ دیا آپنی تین مجتہد ونکو چہوڑ دیا خیر انہون نی پیغمبر کو تو نہین چہوڑا تہا آپکو یہانتک
جسبام غالب آئی کہ اب حضرت کی حدیث کی بہی اپنی امام کے قول کی سامنی سماعت نہین
کیا کہون قیامت کو یاد کرو اس آیہ کو ورد زبان رکہوگے کہ یالیت اتخذت مع الرسول سبیلا آپ خوب
جانتی ہونگی کہ مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید بڑی فاضل زاہد ذہین تہی مولوی محمد اسحاق نے
وہ اس تقلید شخصی کو اپنی کتاب ایضاح الحق صریح مین بدعت حقیقی لکہتی ہین اور مولانا عبد العزیز
صاحب جو زاہد ہین مولانا اسحق صاحب سے ازروی علم و ذہن کے اس تقلید کو اپنی کتاب فتح العزیز
مین تحت قولہ تعالی صم بکم عمی فہم لا یعقلون کی اس تقلید کو باطل کرتی ہین **قولہ** عن معاذ
بن جبل ان رسول اللہ صلعم لما بعثہ الی الیمن **اقول** کیا خوب ہے مذہب کی تائید ایسی ہی ہوتی ہے
کسیطرح مذہب نے گو حدیث موضوع یا ضعیف ہو دیکہئی ابو داود کا حاشیہ منکر کو جوزقانی نے
اس حدیث کو موضوعات مین شمار کیا ہی اور ضعیف تو سب کے نزدیک ہے آپکا وعدہ تہا کہ صحاح ستہ
کی حدیثین صحیح لاونگا بسم اللہ ہی غلط ہی دیکہئی آگی جا کر آپ کیا رنگ لاتی ہین جب حدیث
موضوع یا ضعیف ٹہیری تو جو کچہ آپنی اسپر تفریع کی ہی بطور سوال و جواب باطل ہوی کیونکہ
حدیث ضعیف قابل حجت کی نہین ہی **قولہ** مگر باقی کثیر کا اندازہ کسی حدیث سے ثبوت نہوا
اقول معلوم ہوتا ہی کہ مصنف کو محض تعصب نے ہی گہیرا ہی کیا حدیث قلتین کی بیان آب کثیر کا نہین
تو اور کیا ہی **قولہ** تو کہا ابو حنیفہ نی کہ باقی کثیر وہ ہی کہ اگر کوئی حرکت دی اسکی ایکطرف کو نہ حرکت ہو
اسکی دوسری طرف کو **اقول** آپکو اپنی گہر کی بہی خبر نہین صاحب ہرگز ظاہر ہدایہ مین یہ نہین دیکہئی [illegible]

سو امام ابو حنیفہ کا مذہب حسب حرکت دینی کا نہین بلکہ رائی مبتلا بہ کا ہی کہ اکثر کتب معتبر فقہ مین ہی
پایا جاتا ہی اور اس تحدید مین ایک یہ خرابی ہے کہ قوت اشخاص کی مختلفہ ہین بعض آدمی اگر
تہوڑی پانی کو بہی حرکت دیوین تو دوسری جانب کو حرکت نہ ہوگی ہر ایک شخص کی قوت اگر
لیجاویگی تو تعیین تحدید باطل ہوگی **قولہ** انکے بعد علمائی اگرچہ وہ مجتہد مطلق نہ تہی مگر انکو
درجہ ہماری وقت کے علما سی فضیلت رکہتی تہی علم مین اور تقوی مین اور بعض مراتب کا اجتہاد
بہی اونکو حاصل تہا جیسا کہ صاحب ہدایہ اور کنز الدقایق اور در مختار اور ایسی ایسی اور انسی ہی
بڑی درجہ مین انہون نی اندازہ کیا ایسی حوض کا ساتہہ دہ در دہ کے **اقول** افسوس کی بات ہے
کہ آپکی نزدیک حدیث نبوی کی ایسی بہی قدر نہین جیسا کہ رائی ان لوگون کی اسی تقلید نے
ایک عالم کو بگاڑ رکہا ہے کہ اپنی باپ دادا کی مذہب کے واسطے حدیث رسول کو طاق مین رکہ دیا
حالانکہ یہ مذہب آپکی اماموں کا بہی نہین کیا وجہ کہ اپنی یہان صاحب مختار اور کنز کی تقلید اختیار
کی اور اپنی امام کو بہی ایکطرف رکہہ دیا سچ تو یہ ہے کہ تم لوگ اپنی نفس کے مقلد ہو جسکو نفس نے
چاہا اوسپر فتوی دیا کیون صاحب آپکے نزدیک مجتہد مطلق کا درجہ زاید ہے یا ایسی لوگونکا جو مجتہد
مطلق بلکہ مجتہد فی المذہب کے درجہ سی بہی بہت کم ہین جیسی صاحب مختار اور کنز وغیرہ کا اگر کہین کہ درجہ
اول کا زاید ہی اور اوسکا قول زاید معتبر ہے بہ نسبت ثانی کی تو امام شافعی و احمد و اوزاعی وغیرہ جو
مجتہد مطلق ہین اونکا قول آپ کثیر مین قلتین کا ہی اپنی مجتہد مطلق کی قول کو کیون چہوڑ دیا اور
ایسی ادنی کی قولکو اختیار کیا اگر کہو کہ انکا قول زاید معتبر ہے تو اوسکی وجہ قواعد اصول سے بتاؤ
اور باوجودیکہ خود امام ابو حنیفہ رح حدیث ضعیف کے مقابل مین قیاس کو چہوڑتی ہین جیسی وضو
قہقہہ سی اور تعین مہر دس درہم وغیرہ حدیث قلتین اول تو ضعیف نہین جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا
اگر ضعیف بہی مانی جاوی تو بہی بہر حال حضرت کی حدیث ہے رائی صاحب مختار اور کنز سے تو کہیں درجہ
اولی تہی آپنی اوسکو ترک کرکے اونکی قولو نپر عمل کیا اور قول ایزدی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
کو بہلا دیا صاحب تم تو ایسی ہی تقلید کو حرام کہتی ہین اپنی بہائی نہ ضایع کر تو اپنی عمل حضرت کے
مخالف سے اور غور کر کہ کیسی سہولت حضرت نے دین مین کی اگرچہ کرنی آپ یہ اندازہ تو رستا نہ

قیامت تک امت مین اگر کوئی کہے کہ قلتین سوی چھہ من پانی یا اسکے قریب قریب کو کہتے
ہین یہ تو بہت کم ہی کیونکہ یہ تو تھوڑی ایک گول مین آجاتا ہی تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تعیین شارع
کیطرف سے ہی ہمکو اسمین کیا کام جیسا شارع نے حکم کیا ہی مسلمانونکو تو اسمین چون وچرا کی
گنجایش نہین بلکہ لازم ہی کہ اوس حکم کو دل وجان سے قبول کرین یہ جو آپنے فرمایا کہ انہون
نے اندازہ کیا ایسے حوض کا دہ در دہ سے تو یہ بھی آپکا انپر افترا ہے آپنے یہہ کیون نہ تحریر
کیا کہ فلانی کتاب مین یہ لکھا ہی کہ انہون نے ایسے حوض کا اندازہ دہ در دہ مین کیا دیکھیے شاہ
ولی اللہ صاحب مصفی شرح موطا مین لکھتے ہین بیقین معلوم ست کہ حیاض حجاز غدیر کبیر نمی
باشند دہ در دہ عشر در عشر اور غدیر کہی چار در چار اور پانچ پانچ وغیرہ کو بھی کہتے ہین دہ در دہ کو
کیون ترجیح دی **قولہ** علاوہ اسکے حدیث قلتین مین بڑی بڑی کلام ہین علما کو **اقول**
اس حدیث مین اکثر محققین کے نزدیک کچھہ کلام نہین جو اس حدیث مین کلام کرتے ہین دو طرح
ہین بعض قابل جرح تعدیل کے مثلاً علی بن مدینی وغیرہ اور بعض قابل جرح تعدیل کے نہین
جیسے غزالی سرپانی شرح تحفہ مین قاعدہ مقرر ہی کہ جرح غیر اہل جرح کے مقبول نہین اسی
لیے نہوی جرح غزالی سرپانی وغیرہ سے کیونکہ یہہ اہل جرح سے نہین بعد اسکے بہت سے اصحاب شافعی
کی اسکی تصحیح [illegible] مین مثلاً علامہ منذری و ابن حجر وغیرہ نیز شرح تحفہ اور اسکی حاشیہ علو بن [illegible]
کہ جرح مقدم ہی تعدیل پر لیکن اسمین تفصیل ہی وہ جرح مقدم ہی جو مبین ہو اسبب محل ہو تو
جرح علی بن مدنی وغیرہ سے کیونکہ جرح مبین نہین اور یہ جو قول زیلعی نے بیہقی کا اوسکے عدم صحت
مین نقل کیا ہی اسکی معنی ہین کہ یہ حدیث ایسی قوی نہین کہ علی الشرط شیخین ہو نہ یہہ معنی کہ
ضعیف ہے [illegible] وہ کلام بیہقی کا جو صاحب [illegible] نے اوسکی صحت مین نقل کیا ہی بے معنی ہو جاویگا اور
بہ صحت [illegible] کسی حدیث کی حدیث استیقظ اور حدیث ولغ کی تو اسلیے نہین کہ انمین تو
حکم [illegible] ان کا بیان کیا گیا ہے نہ پانی عام کا بس پانی بقدر قلتین اگر حوض مین ہو تو
[illegible] نجاست کا [illegible] نہین ہو سکتا اور حدیث لا یبولن ولا یغتسل کی اسلیے نہین
[illegible] بھی [illegible] بالاتفاق معمول نہین ورنہ لازم آویگی ناپاکی دہ در دہ کی بھی

بعد اسکے ردہوی قول مصنف کے جو دو صفحہ مین داخل کیا ہے **قولہ** اور مخالف ہے یہہ حدیث اجماع
صحابہ کی کہ کہا علی بن مدینی نے یہہ حدیث مخالف ہی اجماع صحابہ کی اسواسطی کہ ایک حبشی گر پڑا
تہا زمزم کی کنوئی مین پس حکم کیا حضرت ابن عباس صحابی اور عبد اللہ بن زبیر نے کہ سب
پانی کنوئی کا کہینچا اور واقع ہوا یہ امر جمیع صحابہ کی سامنے جو اسوقت وہان تہی اور نہ انکار کیا
کسینی صحابہ مین سی **اقول** اس قصہ کے ثبوت مین کلام ہی کہا شافعی نے کہ نہین ثابت ہی حدیث
ابن عباس کی ماء زمزم مین نقل کیا اسکو بیہقی نے سنن کبری مین اور کہا ہی سفیان بن عیینہ
نے کہ رہا مین ستر سال مکہ مین نہین سنا مینے صغیر سے نہ کبیر سی کہ پانی زمزم کا کبہی کسینی کہینچا ہو
اور ابن عباس سی کوی روایت صحیح در باب کہینچنے پانی زمزم کے نہین جسکو کوی موجب کری
قولہ تو ایک آبخورہ پانی جسمین ایک دو قطرہ پیشاب کے پڑجاوین تو اسکی رنگ و بو اور مزہ
کچہہ نہین بدلا تو پیشاب اسکا پینا تجہے جائز ہوگا **اقول** یہ اعتراض رسول اللہ صلعم پر
کرین کیونکہ الماء طہور آپنی فرمایا ہی اور امام مالک کے نزدیک ہی وہ پانی پاک ہوگا کیونکہ انکا
مذہب ہے جبتک تینون اوصاف سی کوئی وصف متغیر نہو پانی ناپاک نہین ہوتا سبحان اللہ آپکی یہ
شان ہی کہ رسول اللہ اور مجتہدون پر اعتراض کرین خیر اگر کوئی آپسے پوچہی کہ حوض دہ در دہ آپکے
نزدیک پاک ہی اگر اسمین کوئی ایک سیر گو ملا دیوی یا دس بیس آدمی پیشاب کرین اور اگر رنگ اور بو
اور مزہ کچہہ بہی نہ بدلی تو پیشاب اسکا پینا آپکو بہی درست ہوگا آپ اسکا کیا جواب دینگے جو آپ کچہہ
جواب دین وہی اس شخص کیطرف سے جسکو آپ خطاب کرتی ہین کہ اگر آبخورہ مین ایک دو قطرہ پڑجاوین
تصور فرماوین **قولہ** جواب اول صاحب ہدایہ نے ہدایہ مین لکہا ہی وانہ کان جاریا فی البساتین
اقول یہہ فقط صاحب ہدایہ اور اسکی شارح عینی نے اپنے مذہب کے تائید کیلیے اسکو بنالیا ہے
اگر ہی تو کیون سند صحیح سی اسکو نقل نہین کرتے حالانکہ امام ابو داؤد محدث فرماتی ہین کہ مینے خود
جاکر اسکو دیکہا جب اسکا پانی بہت ہوتا تہا تو کمر تک پہنچتا تہا جاری ہونیکی کیا معنی آیا بطور
چشمہ کے تہا کنوہ نہ تہا یا کنوہ تہا اسمین چشمہ تہا اول بالبداہت غلط ہی کیونکہ لفظ بیر کا موجود
ہے ثانی مین دو احتمال ہین آیا وہ چشمہ ایسا جاری تہا کہ ہمیشہ پانی اسکا جوش مارتا تہا اور بہتا تہا یا

اور کنونکی کچھہ پانی نکلتا تھا درصورت اول شق ثانی کی قول امام ابو داؤد کا بی معنی ہوگا کیونکہ
وہ کہتی ہین زیادہ سی زیادہ اسمین پانی کمر تک ہوتا تھا تو معلوم ہوا کہ وہ کنوان مثل کنوین
ہندوستان کی ہے کچھہ اسمین پانی زیادہ نہین ہوتا اور قول امام ابو داؤد کا اسجگہ اسلیئے زیادہ معتمد ہے
کہ وہ محدث ہیں اور خود جاکر انہون نی بیر بضاعة کو تحقیق کی نظر سی دیکھا اور ناپا بخلاف صاحب ہدایہ
کے کہ ناسنا یا بلا تصحیح نقل جو چاہا لکھدیا ہے اور جواب ثانی ابونصر کا ادنی تامل سی باطل ہوتا ہے
کیونکہ گفتگو پاکی ناپاکی شرعی مین ہی نہ نزاہت مین فقط **قوله** کہا محلی نی شرح موطا مین
بروایت طبرانی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نی نوروا بالفجر قدر ما یبصر القوم مواقع نبلہم
اقول مصنف کی خوب لیاقت معلوم ہوتی ہی کہتا ہی کہ کہا محلی نی ابتک حضرت کو یہہ تمیز
نہین کہ محلی کیا چیز ہے اپنی زعم مین محلی کو مصنف قرار دیا ہے افسوس ہی کہ محشی صاحب بہی
یہان خوب بہکے کہ ایسی بڑی غلطی کی تاویل سی اعراض کیا معلوم ہوتا ہے کہ محشی کو بہی اسکا علم
نہیں کیونکہ اگر بغیر افترا یا ذکر تو تاویلین کرین اور یہان کہ بغیر افترا کے کام چلتا تہا ایسی
خیر اب اصل مطلب کی گفتگو کیجاتی ہے یہ حدیث بدون تصحیح کسی امام کے ایسہ حدیث کچھہ حجت نہین
کیونکہ خود صاحب محلے نی کہا ہی کہ یہہ حدیث ضعیف ہے اسنادا باقی نوروا بالفجر اسلئے یہ معنی
نہین کہ بالکل غلس چلی جاوی آفتاب نکلنے کے قریب ہو جاوے بلکہ یہ معنی ہین کہ ہرکوئی معلوم
کرلیوی کہ اب فجر شروع ہوگئی ہی جسی تبیین کہتی ہین یا محمول ہوا امام بعض پر وجہ اسکی یہ ہے
کہ ابو داؤد کی روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے سوا ایک بار کے کبھی اسفار مین نماز فجر کی
نہین پڑہی اور صحیح کہا ہے اس روایت کو ابن خزیمہ نے اور بعد آپکے یہی حال رہا ہی خلفاء راشدین کا
کہ ہمیشہ غلس مین نماز پڑہتی تہی جیسا کہ موطا امام مالک کی دیکہنی سی معلوم ہوتا ہی اگر رسول اللہ
صلعم ہمیشہ اسفار مین پڑہتی تو خلفاء راشدین آپکا خلاف ہرگز نکرتی **قوله** دوسری یہ کہ
ایسی وقت کی نماز پڑہنی والی اکّا دُکّا ہوتی ہین انتہی **اقول** آپنی اپنی پر سب لوگونکو قیاس کیا
ہوگا کہ بیگانہ مال خوب پیٹ بھر کر کہایا اور ٹانگین پسار کر صبح تک پڑی رہی جو شایق سنت
رسول اللہ صلعم کے ہین وہ ایسی نہین اپنی اوقات پر حاضر ہوتی ہین انتہی قوله اور نہین اجماع ہوا

اصحاب رسول اللہ صلعم کا کسی پر جیسا کہ اجماع ہوا فجر کی نماز کے اسفار پر **اقول** معلوم نہین
کہ کونسی اصحاب نے اجماع کیا ہی رسول اللہ صلعم اور خلفاء اربعہ نے دوام غلس پر کیا جنہی اکابر
اصحاب ہین سب کا یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد اسحق اور سب مجتہد کہتی ہین خدا جانی اجماع
کرنیوالا کہا تسی آگیا ہی ابراہیم نخعی جیسی نقل کرتی ہین انہون نی سوا ایک دو اصحاب اسفار کسیکی صحبت
نہین پائی چونکہ اسفار مین کوئی دلیل قوی نہین تہی لہذا طحاوی حنفی جسنی مذہب حنفی کی ثبوتکا
ٹہیکہ لی رکہا ہی اس مسئلہ مین تقلید امام چہوڑکر اسکو اختیار کیا ہی کہ نماز کو غلس مین شروع کیا جاوے
اور اسفار مین ختم کیا جاوے اب بہی مسلمانونکو چاہئیے کہ پیروی رسول کریم صلعم و خلفاء راشدین کی کرین اور
ہرگز مکر و تلبیسات غیر کیطرف متوجہ نہون **قولہ** ای بہائی ابراد مین بیان چار حدیثون ثبوتمین
جو چارون بخاری کی ہین اکتفا کیا **اقول** ان حدیثونکے معارض اور بہت سی احادیث ہین
جیسے بخاری اور مسلم نی سیار بن سلامہ سے روایت کیا ہی قال دخلت انا و ابی علی ابی برزۃ الاسلمی
فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلعم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الہجیرۃ التی تدعونہا الاولی
حین تدحض الشمس ترجمہ کہا سیار نے داخل ہوا مین اور میرا باپ ابی برزہ اسلمی کے پس کہا
اوسکو میری باپ نے کسطرح تہی رسول اللہ صلعم فرض پڑہتی پس کہا تہی نماز پڑہتی ظہر کی
جسکو تم اولی کہتی ہو جسوقت ڈہلتا آفتاب اور مسلم مین جابر بن سمرہ سی روایت ہے قال کان النبی
صلعم یصلی الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ کہا تہی نبی صلعم پڑہتی نماز ظہر کی جسوقت ڈہلتا آفتاب
اور بہت سی روایات ہین اہل ہر مخفی نہین جب دونون روایتونمین تعارض ہوا تو موجب قاعدہ
ممہدہ اصول حدیث کے اول دونونکی درمیان جمع اسطور پر کی کہ ابراد رخصت ہے اور تعجیل افضل جیسا کہ کہا
ابن حجر نی فتح الباری مین وجمع بعضہم بین الحدیثین بان الابراد رخصۃ والتعجیل افضل ترجمہ
جمع کیا بعض انکی نی درمیان دو حدیثونکی باینطور کہ ابراد رخصت ہے اور تعجیل افضل اگر کوئی مشقت
گرمی کی برداشت نکرسکے اور تہجیر پر کمر باندہی اور ابراد اختیار کری تو اسکو لازم ہی کہ ایسا اتنا
نہ کری کہ وقت ظہر کا جو شروع ہے تبع ائمہ دین وامام ابو حنیفہ بموجب ایک روایت کے ایک
مثل ہی ناتہہ سی چلا جاوی کیونکہ کسی حدیث صحیح اور ضعیف سے یہ امر ثابت نہین کہ وقت

ظہر کا دو مثل تک ہی باقی فتوی ابوہریرہ کا اول تو اسی سے لازم نہیں آتا کہ انکے نزدیک ظہر
کا وقت ایک مثل کے بعد ہی کیونکہ انہوں نے سایہ اصلی کو بھی اسمیں شمار کر لیا ہی اگر بالفرض
انہوں نے ایسا ہی کیا تو مخالف ہی بہت سی احادیث صحیحہ مرفوعہ کی اور فتوی عمرؓ وغیرہ صحابہؓ
کی اور حضرت عثمان کا ملل میں عصر پڑھنا یہ باعث سفر کا ہی کیونکہ سفر میں جب جمع تک
درست ہے تو تاخیر تو بدرجہ اولی درست ہوگی فقط **قولہ** علقمہ سے روایت ہے کہ کہا عبداللہ بن
مسعود نے کیا نہ نماز پڑھاؤں الخ **اقول** یہ حدیث بعض کے نزدیک ضعیف اور بعض کے نزدیک
موضوع ہی ضعیف ہونا اسکا نقل کیا ہی صاحب محلی نے اپنی کتاب میں بخاری اور دارقطنی
اور ابوداؤد اور نسائی اور احمد اور یحیی بن آدم اور ابوحاتم اور دارمی اور حمیدی کبیر
اور بیہقی اور ابن حبان وغیرہ سے اور موضوع ہونا اسکا ملا علی قاری نے اپنی کتاب موضوعات
میں نقل کیا ہے اور ایسا ہی ابن طاہر نے بعض آمیسی تحسین ترمذی باوجودیکہ ابن مبارک سے
خود ہی اسکی تضعیف نقل کر چکا ہے محدثین نے اسکا کچھ اعتبار نہیں کیا **قولہ** براء بن عازب سے
تحقیق رسول اللہ صلعم جس وقت شروع کرتے نماز کو الخ **اقول** اس حدیث میں کلمہ لا یعود کا الحاق
ہی ابوداؤد نے کہا ہی کہ حدیث براء بن عازب کی ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید بن
ابی زیاد سے روایت کیا ہی اور نہیں ذکر کیا انہوں نے کلمہ ثم لا یعود کو اور خطابی نے کہا کہ نہیں
کہا کسی نے سوای شریک کے اس کلمہ کو اور کہا احمد نے یہ حدیث واہی ہی تھا یزید کہ روایت کرتا
تھا پہلی اس حدیث کو سوای کلمہ ثم لا یعود کے اور جب تلقین کیا گیا تو شروع کیا اسی ذکر کرنا اس
کلمہ کو انتہی **قولہ** دیکھو عینی شرح صحیح البخاری کو کہ اسی لکھا ہی انہ کان فی بدء الاسلام
ثم نسخ یعنی تھا رفع یدین رکوع وغیرہ کا ابتداء اسلام میں پھر منسوخ ہوا اور دلیل نسخ کی
یہ ہی ان عبد اللہ بن زبیر رای رجلا یرفع یدیہ الخ **اقول** دعوی عینی کا بلا دلیل ہی قابل
سماعت نہیں اور دلیل پکڑنا حدیث عبد اللہ بن زبیر سے صحیح نہیں کیونکہ کتب محدثین میں
اس حدیث کا نام و نشان نہیں دوسری مخالف ہی یہ احادیث صحیحہ کے جنمیں عبد اللہ بن زبیر کا
رفع یدین کرنا ثابت ہی چنانچہ روایت کی ابوداؤد نے میمون مکی سے کہ انہوں نے دیکھا عبد اللہ بن

زبیر کو رفعیدین کرتی ہوئی اور ترمذی نی بہی اونکو رافعین سی شمار کیا ہے اور طبرانی نی بہی
انکا رفعیدین نقل کیا ہی **قولہ** دوسری دلیل نسخ کی یہ ہے جو روایت کی طحاوی نے کہ مجاہد
نی کہا نماز پڑہی مینی پیچہی عبد اللہ بن عمر کے سو نہ رفعیدین کیا انہون نے **اقول** اس روایت
مین ابوبکر بن عیاش ہی وہ ضعیف ہے دوسری یہ مخالف ہے اوس حدیث کی جو بخاری نی نافع سے
روایت کی ہی کہ عبد اللہ ابن عمر رفعیدین کرتی تہی تیسری یہ قاعدہ مسلم نہین کہ اگر راوی اوس
حدیث پر عمل نکری تو وہ حدیث قابل عمل نہ رہی چوتہی ابن عمر نی کبہی اسواسطی چہوڑا ہوتا کہ
معلوم ہوجای کہ وہ اسکو واجب نہین جانتی پانچوین سوای ابن عمر کے اور بہت سے راوی اس
حدیث کی موجود ہین پہر ای حدیثونکی پڑتالنی والی یہ لوگ تہے جو پڑتال گئی بہلا انصاف کرو کہ عینی
اور ایسے علما کو کیا نسبت ہے علم محدثین مثل بخاری و مسلم وغیرہ سی اگر دہوکہہ نہوی تجہی قصہ ابو حنیفہ
کا اوزاعی سی تقی بن ابی مجمہ سی کہ یہ قصہ موضوع ہی کسی سند سے امام صاحب تک نہین پہنچتا اگر کوئی
مدعی ہو تو اسکی سند امام تک بیان کری محشی صاحب کو خدا جانی کیا خبط ہوا ہے لکہتی ہین یہ قصہ رسالہ انصاف
مین ہے کیا جو کچہہ رسالہ انصاف مین ہے من اولہ الی آخرہ سب صحیح ہی یا رسالہ انصاف کوئی حدیث کی کتاب نہین خدا جانے
ان لوگونکی عقل پر کیا پتہر پڑ گئے ہین **قولہ** اسود سی روایت ہے کہا کہ دیکہا مینی عمر بن خطاب کو الخ
اقول اسکی سند صحیح نہین خود بیہقی نی ہی اسی ضعیف کہا ہی دوسرے مخالف ہے ان روایتونکی
جنسے حضرت عمر کا رفع یدین کرنا ثابت ہے **قولہ** اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہا نماز پڑہی
مینی ساتہہ رسول اللہ صلعم کے اور ابوبکر اور عمر کی پس نہ رفعیدین کیا ان سب نے مگر شروع نماز
مین **اقول** یہ حدیث موضوع ہی راوی اسکا محمد بن جابر واضعین مین سی ہی ابن جوزی اور
شیخ ابن تیمیہ نے اسکو موضوعات مین سی شمار کیا ہے ایسا ہی جو روایت حضرت علی سی عدم مین
مولف نی نقل کی ہی بیہقی نی اسکو ضعیف کیا ہی جیسا کہ صاحب محلی حنفی نی نقل کیا ہی اور
معارض ہی احادیث صحیحہ سے جنمین حضرت علی کا رفعیدین کرنا ثابت ہی ابو داود مین
حضرت علی سی روایت ہے فرمایا حضرت علی نی کہ ہمیشہ رہی نماز رسول اللہ صلعم کی ساتہہ رفعیدین
کی آگی کوی کری یا نہ کری کسی مسلمانکو تو گنجایش نہین ہی کہ ایسی سنت کو کہ جسپر حضرت نے دوام

دوام کیا ہو ترک کری **قوله** جابر بن سمرہ سی روایت ہے الخ **اقول** عجیب جہل ہی مولف کا ہے
نہین سمجھا کہ یہ حدیث متنازع فیہ نہین یہ حدیث باب سلام مین ہی جیسا کہ دوسری روایت
جابر بن سمرہ کی جو اسی حدیث کے متصل مسلم مین مروی ہی اسمین اسکا بیان ہے اور حدیث اول کو
واقعہ جدا فی الصلوۃ کیوجہ سے قرار دینا محض تحکم ہے تا بالفراغ سلام سب حالت نماز ہی مین
شمار ہوتی ہی بخاری نی کتاب رفع الیدین مین لکھا ہی کہ حجت پکڑنا بعض بی علمون کا ساتھہ
حدیث تمیم بن طرفہ کی جو جابر بن سمرہ سی روایت ہے کچھہ نہین اور یہ نہین تہا مگر بیچ تشہد کے نہ بیچ قیام
کے تفسیر اسکی حدیث عبد اللہ بن القبطیہ کی ہی اور نووی نی جو پہلی حدیث کی شرح مین لکھا ہی وہ
ہماری تائید و تشہید مدعا ہی اگر حالت قیام مین ہی ہو تو پھر یہہ کہا سنی معلوم ہوا کہ یہ رفع
مراد ہی بلکہ وقت قنوت و عیدین مراد ہو اور حدیث عبد اللہ ابن عباس کی کہ سات جگہہ پر رسول اللہ
صلعم ہاتھہ اوٹہاتی تہی اسکا ثبوت حضرت تک نہین منقطع ہے مع اسکے شیخ عبد الحق نی کہا ہے
کہ یہ حدیث حصر کیواسطی نہین (جہالت محشی) فرماتی ہین محمول کرنا اس حدیث کو رفعیدین
وقت سلام پر تخصیص بلا مخصص ہی بندی خدا کے اگر حاشیہ ہی لکھنی کا قصد کیا تہا تو ذرا نووی
ہی کا مطالعہ کیا ہوتا کیا اکابر محدثین کا اس حدیث کو باب سلام مین لانا مخصص نہین تو اور
کیا ہی جو کوئی اس سی عدم رفعیدین متنازع فیہ کا استدلال کری بخاری نی کہا ہی کہ وہ جاہل
سب اہل علم کا اتفاق ہی کہ یہ حدیث منع رفع ایدی سلام مین وارد ہوئی ہی ظاہر ہے کہ جیسے
ناقد حدیث اکابر محدثین تہی اور معنی حدیث کی جانتی تہی اس عصر کے متعصب مقلد لوگونکو انسے
کیا نسبت اور وہ حدیث کو کیا پہچانین مع اسکے دوسری روایت خود مفسر ہی آنکی سمجھ کا کیا علاج
کیا جاوی یہ محض آپنا تعصب ہے ای بہای جان لی یہ رفعیدین بہت بڑی سنت ہے مجد الدین
فیروز آبادی کہتی ہین کہ رفع یدین کو چار سو صحابہ نے روایت کیا ہی اور عراقی نی کہا ہے کہ
یہ حدیث ازروی معنی کے متواتر ہے روایت کیا ہی اسکو عشرہ مبشرہ نے اور سیوطی نی بہی
اس حدیث کو رسالہ ازہار المتناثرہ مین متواتر گنا ہے اور بخاری نی جزء رفع یدین مین ابن عمر
سی نقل کیا ہی کہ [illegible] کو دیکہتی تہی کہ رفعیدین نہین کرتا تو اسکو کنکر مارتے تہی غرض

علاوہ رفع یدین مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اسیواسطی منصف حنفیون نے بہی اسکو سنت کہا ہے اور
بعض نی کیا ہی جیسے عصام بن یوسف ایکشخص شیخ بلخ کے تہے اور شیخ عبدالحق نی بہی کہا ہے کہ
حق یہ ہی کہ دونون سنت ہین اور مولوی عبدالعلی نی بہی ارکان اربعہ مین کہا ہی کہ میرے نزدیک
رفع بہی درست ہے اور شاہ ولی اللہ نی بہی رفع یدین کو مستحب لکہا ہی لیکن انہون نے یہ بہی فرمایا ہی کہ
جسجگہہ بدعتی فساد کرین وہان نکرنا چاہئی مولوی عبدالرب صاحب کو چاہئی کہ رفع یدین شروع
کرین کیونکہ دہلی مین کسیطرحکا رفع یدین سی فساد نہین ہوتا اور دوسرے یہ فرمانا شاہ ولی اللہ صاحب کا
کہ جسجگہ فساد ہوتا ہو وہان نکری سو یہ فرمانا انکا بہی اور بی ہمت آدمیونکی نسبت ہے اور جو کچہ لوگ
کہ سنت کے عاشق زار ہین وہ عین فساد کے وقت سنت پر عمل کرکے سو شہید کا ثواب حاصل کرتی ہین
جیساکہ حدیث مین آیا ہی من تمسک بسنتی الخ **قولہ** ادر انصاف کر کہ پہلی حدیث مین تعلیم ہے رسول اللہ
صلعم کی اگر ہوتی الحمد فرض تو کیون نہ ذکر ہوتا اسکا **اقول** اگر آپ مشکوۃ کا ہی مطالع فرماتی تو
ہرگز کلمہ باہر نہ لاتی کہ تو کیون نہ ذکر ہوتا اسکا روایت ابوداؤد مین صریح لفظ فاتحہ کا موجود ہے
لفظ الحمد کا تو بہت سی روایتون مین صریح مذکور ہی اگر آپکی نظر سی نہ گذری تو اورکسیکا کیا قصور
اور جن روایتون مین لفظ الحمد کا نہین آیا وہ اسی پر محمول ہین کیونکہ روایت ابوداؤد اور احمد اور
ابن حبان مین صریح لفظ الحمد کا آچکا ہے **قولہ** اگر خیال آوی تجکو کہ حدیث لاصلوۃ الا بفاتحہ
الکتاب سے تو فرضیت سورت فاتحہ کی پائی جاتی ہی تو جواب اسکا کئی وجہ سے ہے انصاف کے ساتہہ اول تو
نفی نفی ذات نہین بلکہ نفی کمال ہی الخ **اقول** یہ آپکا فہم ہے کہ آپکو علم عربیت سے تو بہرہ نہین
ناحق بیچ مین ٹانگ اڑاتی ہو اصل نفی مین نفی ذات ہے اگر نفی ذات ممکن نہو تو رجوع کیا جاتا ہے
طرف اقرب مجازین کی اور اقرب مجاز نفی ذات کی نفی صحت ہے نہ نفی کمال بخلاف لاصلوۃ
لجار المسجد کے کیونکہ یہ حدیث موضوع ہی اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ اول تو یہ حدیث قوی نہین
اگر قوی بہی ہو تو مراد امانت سے کیا ہی اگر مراد احکام شرعی ہین بموجب آیت وحملہا الانسان کے
تو بیشک نفی ذات ہے اور اگر مراد معنی لغوی یعنی ودیعت مین سی خیانت کرتا ہے تو نفی کمال
قرینہ خارجی سی پیدا ہوگی بخلاف لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے کہ وہان کوئی قرینہ موجود نہین

بلکہ نفی ذات پہر مع اصل ہونیکے قرینی ہین جیسا کہ دوسری حدیث مین آیا ہے لا تجزی صلوۃ
لا یقرء الرجل فیہا بفاتحۃ الکتاب یعنی نہین کافی ہوتی ہی نماز جسمین الحمد نہ پڑہی جاوی اس حدیث
سی صاف ظاہر ہی کہ جو نماز کفایت نکری وہ نماز ہی نہین پہر اس نفی کو نفی کمال کی بتلانا
سخت جہالت ہے **قولہ** اور اس حدیث سے نفی کمال کے لیی تو حدیث خداج کی موید ہی **اقول** معنے
خداجہ کے نقصان ذات کے ہین قال جماعۃ من اہل اللغۃ خدجت واخدجت اذا ولدت بغیر تمام
ترجمہ کہا ایک جماعت نے اہل لغت سی خدجت اور اخدجت اسوقت بولتی ہین جسوقت بچہ ناقص
الخلقت جنی اب کمی جو بچہ مین ہوگی تو اوسکی ذات مین ہوگی اسیطرح یہان بہی نقصان ذات
مین ہی معنی کمال کے تب ہوتی جب نقصان کمال ہوتا **قولہ** علاوہ فاقرؤا ما تیسر من القرآن کا
معارض ہی اس حدیث کے **اقول** یہ آیت مخصص ہی ساتہہ حدیث لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے
کہ مراد تیسر سی فاتحہ ہی جیسا کہ امام نووی نی کہا شرح مسلم مین اور تعین اس تعبیر کے شارع
کیطرف سے ہے جیسا کہ ثابت ہی احادیث مستفیضہ سی اس سی دفع ہوا اعتراض ان لوگونکا جو
کہتی ہین سورت اخلاص آسان ہی فاتحہ سی کیونکہ تعبیر اسکی شارع کیطرف سے ہین جواب ثانی
یہہ ہی کہ یہ آیت محمول ہی ماسوی فاتحہ کے جیسا کہ حدیث ابو داؤد مین ہے عن ابی سعید قال امرنا
ان نقرء فاتحۃ الکتاب وما تیسر ترجمہ روایت ہے ابی سعید سی کہا امر کیئی گئی ہم کہ پڑہین ہم
فاتحہ اور جو آسان ہو یہہ حدیث نص صریح اس امر مین ہی کہ مراد تیسیر سی ماسوی الحمد کے
ہے اور یہ تمام اہل سنت کے نزدیک مسلم ہی کہ قرآن مجمل ہی اور حدیث اوسکی تفصیل ہے **قولہ**
روایت کی ترمذی نی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول اللہ صلعم پہری نماز پڑہکر وہ نماز کہ بیچ اسکی
قرات جہری تہی فرمایا آیا پڑہا ہے میری ساتہہ کسینی تم مین سی اب پس کہا ایک آدمی نے
ہان یا رسول اللہ صلعم فرمایا مین کہتا ہون کیا ہی مجکو کہ جہگڑا کیا جاتا ہون مین قرآن مین
کہا راوی نی پس باز رہے مقتدی قرات جہری مین **اقول** یہ حدیث خارج ہے محل
نزاع سے کیونکہ قرات خلف امام از روی سر کے ہے نہ جہر کی اور منازعت جہر مین ہی اور اگر محل
نزاع مین ہی اس حدیث کو مانا جاوی پہر بہی یہ حدیث عام اور حدیث عبادہ کی خاص اور

نا نہتی الناس عن القرات مدرج ہی نزدیک محققین کی اور ایسا ہی حدیث اذا قرء فانصتو کی علم
اور حدیث عبادہ کی خاص ہی اوسکی نووی نی شرح مسلم مین کہا ہی کہ یہ لفظ یعنی اذا قرء فانصتوا
مین حفاظ نی اختلاف کیا ہی بیہقی نی سنن کبری مین ابو داؤد سی روایت کیا ہی کہ یہ زیادتی
محفوظ نہین اور ایسا ہی ابن معین اور ابوحاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابی علی نیشاپوری سے
روایت ہے جمع ہونا ان حفاظ کا اس لفظ کی تضعیف پر مقدم ہی تصحیح مسلم سی خاصکر جبکہ اسنے
اپنی کتاب مین اسکو روایت نہین کیا انتہی **قولہ** روایت ہے جابر سی کہا کہ کہا رسول اللہ صلعم نے
امام کا پڑہنا مقتدیکا پڑہنا ہی یہ چارون حدیثین ابن ماجہ کی ہین **اقول** یہ حدیث سخت ضعیف ہے
کیونکہ ایک راوی اسکا جابر جعفی ہی وہ واضع حدیث کا ہی خود امام ابوحنیفہ رح نی اسپر جرح کی
ہی جیسا کہ برہان شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہے اور حافظ ابن حجر نے تلخیص مین کہا ہے کہ
حدیث من کان لہ امام مشہور من حدیث جابر ولہ طرق عن جماعۃ من الصحابۃ کلہا معلولۃ
ترجمہ حدیث من کان لہ امام مشہور ہی حدیث جابر سی اور واسطی اوسکے طریقہ مین صحابہ کی ایک
جماعت سے کل معلول یعنی ضعیف ہین اور منتقی مین ہی روایت کیگئی ہی یہ حدیث مسند کل طریقون
سی کہ وہ ضعیف ہین صحیح یہہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہی ایسا ہی برہان مین اسکے مرسل کو صواب
کہا ہی مین کہتا ہون اگر یہ حدیث صحیح ہی ہو تو بہی کچہہ قباحت نہین کیونکہ یہہ عام ہی اور حدیث
فاتحہ کی خاص **قولہ** کہا صاحب ہدایہ نی ہدایہ مین کثرت کے اعتبار سی کہ اجماع اسپر ہے کہ مقتدی
کچہہ نہ پڑہی **اقول** صاحب ہدایہ کے اس قول کو خود محققین حنفیہ نی رد کر دیا ہی جسکو شوق ہو رسالہ
امام الکلام کا مطالعہ کری اور ماہر پر مخفی نہین کہ اکثر صحابہ کا مذہب قراءت خلف امام کا تہا جیسا کہ
ترمذی نی کہا **قولہ** عبد اللہ بن زید بن اسلم اپنی باپ سے روایت کرتی ہین کہا تہی دس صحابہ نبی
صلعم کے کہ منع کرتی تہی شدت سے امام کے پیچہے قرات سی وہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق و عثمان
الخ **اقول** اس روایت کا کتب محدثین مین نام و نشان نہین مع اسکے ان صحابہ سے روایات قرات
کے موجود ہین جیسی کہ بیہقی نی حضرت عمر سی روایت کی ہی اور حدیث قد خالجنیہا کا وہی
جواب ہے جو مالی انازع کا گذرا باقی رہی آثار سعد بن ابی وقاص وغیرہ کے جو امام کے پیچہے

پڑہی اوسکے منہہ مین پتہر اور آگ بہری جاوی یہ سبکے سب موضوع ہین بخاری نی رسالہ جزء قرأت مین کہا ہی کہ یہ الفاظ عالمون کی شان سی نہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان مین کہی کہ اونکی منہہ مین آگ پڑی مثل عمر رضہ اور عایشہ اور ابن عباس اور ابوہریرہ وغیرہ کی باوجودیکہ ان صحابہ سے قرأت خلف امام کے روایات ہین مولانا عبدالحی صاحب نی اپنی رسالہ امام الکلام مین ان آثار کا جواب آٹہہ وجہہ سی دیا ہی ایک جواب مین نقل کرتا ہون اسی وجہ سے صرح ابن الہمام وغیرہ ان قول الصحابی حجۃ مالم تنفیہ شئی من السنۃ ومن المعلوم ان الاحادیث المرفوعۃ دالۃ علی اجازت قرأت الفاتحۃ خلف الامام کما سیاتی ترجمہ جواب جیسا تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام وغیرہ نے کی کہ تحقیق قول صحابی کا حجت ہے جبتک کہ نفی نکرے اوسکو کوئی شی سنت سے اور یہ بات معلوم ہے کہ احادیث مرفوعہ دلالت کرنیوالی ہین اجازت قرأت فاتحہ پر جیسا کہ قریب آویگا غرضکہ آثار باوجود صحیح ماننے کے بہی حجت نہین اور دلیل قوی مصنفہ مولوی احمد علی کی اکثر جواب تو مولانا عبدالحی نی رسالہ امام الکلام مین دیدیئی ہین مفصل جواب مولوی محمد حسین صاحب نے اپنی پرچونمین اور ایک رسالہ منفصل اوسکے جواب کا مسمی بقول جلی موجود ہے جسکا دل چاہے اوسکی طرف توجہ کری اور استدلال کرتا آیت اذا قرئ القرآن سی ٹہیک نہین کیونکہ یہ آیت مخصوص ہی ساتہہ حدیث لاتفعلوا الا بام القرآن کے یا یون کہی کہ مراد ہی اس سے ماسوائی فاتحہ کے جمیع بیرا الاولیتین یا یون کہی کہ معنی فانصتوا کی حقیقی مراد نہین بلکہ معنی مجازی مراد ہین یعنی آہستہ پڑہو کیونکہ نزول اسکا جہر مین ہے اور نصات سے معنے آہستہ پڑہنی کی آتی ہین اسلئی کہ اگر معنی حقیقی مراد ہوتی تو خداوند کریم اس آیت کو ایسی موقع پر نازل فرماتی اور نہ حضرت صلعم مقتدیونکو اجازت پڑہنی کی دیتی اگر یہ گمان نہین تو یہ کہو کہ معاذ اللہ حضرت قرآن کا خلاف کرتے تہے یہ ہم مسلمان کی شان تو نہین لیکن آپ لوگونکی شان سی یہ بعید نہین کہ جو اس آیت کے معنے حضرت اور صحابہ نے نہین سمجھی بعد اوسکے ہمارے امام نی جو پیغمبر کی استاد ہین سمجھی ہین آگے یہ لوگ کیا کچھ نہین کہہ گئی حضرت خضر کو جو بقول بعض کی پیغمبر ہین اور جنکی حق مین اللہ فرماتا ہے علمناہ من لدنا علما امام صاحب کا شاگرد بتلاتی ہین اب اگر مین دلایل پڑہنی فاتحہ کے ذکر کرون تو

ایک دفتر ہوجائیگا قدری قلیل تحریر ہوتے ہین اور روایت ہی عبادہ بن الصامت سے کہا ہتی
ہم پیچھی رسول اللہ صلعم کے نماز فجر مین پس بہاری ہوئی قرات آپ پر جب کے فارغ ہوئی
آپ فرمایا شاید تم پرہتی ہو پیچھی امام اپنے کے ہمنی کہا ہان یارسول اللہ تہی فرمایا پر گرمت پڑہو
مگر الحمد پس تحقیق نہین نماز ہی واسطے اوس شخص کے جو نہ پڑہی اوسکو روایت کی اسکو ابوداؤد
نی اور حسن کہا ترمذی نی ایسا ہی روایت کی اسکو نسائی اور دارقطنی نی اور دارقطنی نی کہا ہے
رجال اوسکے ثقہ ہین اور منتقی الاخبار مین ہے روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ تحقیق نبی صلعم نے
کہا نہ پڑہی کوئی تمہارا جسوقت کہ جہر سی پڑہون مگر الحمد روایت کیا اسکو دارقطنی نی اور کہا رجال
سند اسکے کل ثقہ ہین اور اسکی شرح نیل الاوطار مین ہی روایت کیا احمد نی اور بخاری نی خیر قرات
مین اور تصحیح کی اسکی اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے طحاوی حنفی نی معانی الآثار مین
نقل کیا ہی کہ ابراہیم تیمی نی کہا کہ مینی حضرت عمر سے سوال کیا قرات خلف امام سی پس حضرت عمر
نی مجکو کہا پڑہ مینی کہا اگرچہ مین آپکے پیچھی ہون حضرت عمر نی فرمایا اگرچہ تو میری پیچھی ہو مینے
کہا اگرچہ آپ پڑہتی ہون حضرت عمر نی فرمایا اگرچہ مین پڑہتا ہون اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون
جو مفصل چاہی مطولات کیطرف رجوع کری **قولہ** روایت ہے علقمہ بن وائل سی وہ روایت کرتے
ہین اپنی باپ سے تحقیق نبی صلعم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم و لا الضالین پس کہا آمین اور آہستہ کہا
اقول تائید مذہب کے لیئے یہ حدیث تو نقل کر دی لیکن اسکا ضعف نہ نقل کیا یہی سرقہ بازی ہے
حضرت سلامت ترمذی نی خود اپنی کتاب مین بیان کیا ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین شعبہ نے کئی جگہہ
غلطی کی ہی اور نہین تو فتح القدیر شرح ہدایہ کا ہی مطالعہ کیا ہوتا کہ شیخ ابن ہمام جو مذہب
حنفی کی ثبوت کی درپی مین انہون نے اس حدیث کی بابت کیا کچہہ لکھا ہے جہر کو ترجیح دی ہے
یا خفی کو اور آگے جاکر جواب حدیث سکتہ کی نقل کرتی ہین اول تو ہم نہین مانتی کہ یہ سکتہ آمین کے
لیئے ہے بلکہ یہ سکتہ الحمد کے لیئے ہے جیسا کہ تصریح کی ہی محققین نی اور قتادہ نی یہ نہین کہا کہ
دوسرا سکتہ آمین کی لیئی ہی آپنی محض بی معنی قول قتادہ کا نقل کیا ہی دوسرے احادیث سکتہ
اخیر کی صحیح نہین ہین جیسا کہ تصریح کی ہے مسک الختام مین **قولہ** معلوم ہوگیا کہ آمین آہستہ کہنے

19976

سنت ہے اسواسطی کہ جب حضرت نے ولا الضالین پر سکتہ کیا تو آمین آہستہ کہی **قول** آپکو کہان سے
معلوم ہوا کہ آمین آہستہ کہنی سنت ہے احادیث صحیحہ صریحہ جو آمین جہر مین نص ہین انکو
چہوڑ کر ایک حدیث ضعیف سے سنیت کو ثابت کیا آپکی دینداری اور تقی اعلی پر روشن ہی یہ جو
آپ فرماتی ہین کہ سکتہ کیا تو آمین آہستہ کہی یہ کہانسی آپنی نکالا کہ سکتہ کرنی سی آمین آہستہ کہی
بلکہ سکتہ اسواسطے کیا کہ مقتدی آمین اور بقیہ الحمد سی فارغ ہوجاوین یہ آپکا ایسا استدلال ہے
کہ آجتک کسی حنفی کو بدون آپکے رہبر محمد شاہ کے نہ سوجہا تہا آپ محمد شاہ کی تقلید سی بے سوچے
سمجھے لکہہ دیتی ہین کچہ سمجھتی بوجھتی نہین کہ مین کیا کہتا ہون **قولہ** اگر امام جہر سی کہتا ہوتا تو
حضرت کیون تعلیم فرماتی کہ امام بہی آمین کہتا ہی **اقول** مولوی صاحب آپکو اب تک محاورہ
عرب کا بہی معلوم نہین کہ لفظ قول کا جہر کے واسطی بولا جاتا ہے یہانسی تو آمین جہر کا ثبوت ہوتا ہے
باقی رہا رسول اللہ صلعم کا یہ فرمانا کہ امام بہی آمین کہتا ہی یہہ تحریص ہی آمین پر جیسا کہ دلالت
کرتا ہی اسپر لفظ فان الملائکۃ یقول آمین یعنی فرشتی بہی آمین کہتے ہین اور امام بہی کہتا ہے تم بہی
آمین کہو مولوی صاحب اون روایات کو جنمین یہ لفظ ہین جب امام آمین کہی تم بہی آمین کہو چہوڑ گئے
ہین ہم تو یہہ ہے کہ آپکو تعصب نہ ہی بی سند کی باتین ہانک کر مصنف کہلانا منظور ہے
باقی آمین کا دعا ہونا ہم نہین تسلیم کرتے کہ آمین دعا ہی اور قول عطا کا جو بخاری نی نقل کیا
ہی اسمین کچہہ حجت نہین بلکہ ایک اسم فعل ہے جسکے معنی یہ ہین ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مروی ہے ابن
عباس سی یا دعا کی مثل جیسا حدیث مین آیا ہے یا اسم ہی اسمای الہی سی جیسا کہ معالم مین
مجاہد سی نقل کیا ہی اگر ان ہی لیوین کہ آمین دعا ہی تو بہی آیت ادعوا ربکم تضرعا سی نفی جہر
کی نہین ثابت ہوتی بلکہ نفی عنف یعنی جہر شدید کی ہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ فانہ
لا یحب المعتدین کا اگر نفی جہر کے بہی اس آیت سے ہم تسلیم کرین تو بہی عام ہی آمین مخصوص
ہے احادیث صحیحہ سے جاینکہ یہہ آیت مخصوص البعض ہوا اور حدیث ابن مسعود کی کہ چار چیزونکو
آہستہ کہی امام اسکی کوئی سند کتب محدثین مین نہین نہایت افسوس ہی کہ آپ احادیث صحیحہ سے
قطع نظر کرکے اقوال مرجوح و موضوعہ سی استدلال کرتی ہین کل کو خدا کو کیا جواب دوگے

شعر ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی + کین رہ کہ تو میروی بترکستانست + آب یہ جو فرقہ باقی ہین کہ آمین بالجہر لین رہا ہے آپ نماز جہر کو بھی چھوڑ دین کیونکہ آمین بھی رہا ہے **قولہ** روایت ہے علقمہ بن وائل سے انہی روایت کی اپنے باپ وائل سے کہتے ہین وائل کہ دیکھا مین نے نبی صلعم کو کہ رکھا ہاتھ دہنا اپنا اوپر بائین کے نیچے ناف کے **اقول** یہہ حدیث منقطع ہے کیونکہ علقمہ نے اپنے باپ سے نہین سنا کذا نقلہ فی التقریب و رشیخ الحنفیہ فی فتح القدیر کے بحث آمین مین کہا ہے کہ علقمہ باپ سے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا اور ایسی ہی روایت دوسری حضرت علی کی ضعیف ہے کیونکہ اسمین ایک راوی عبدالرحمن اسحاق واسطی ہے اور وہ بالاتفاق محدثین کی ضعیف ہے اور حدیث ہاتھ علی الصدر کی صحیح ہے نقل کیا ہے اسکو بلوغ المرام مین ابن حجر نے **قولہ** کہا مالک رح نے موطا مین نہین ہے ہمارا عمل اسپر لیکن ادنی وتر کی تین رکعت ہین **اقول** قول امام مالک سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ وتر ایک رکعت جائز ہی نہین ہماری نزدیک وتر ایک تین پانچ سات سب طرح درست ہے لیکن وتر ایک رکعت کا مذہب جمہور کا ہے عراقی نے نقل کیا ہے کہ جو وتر ایک پڑھتے تھے انمین سے خلفاء اربعہ اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل و ابی بن کعب و ابوموسی و ابودرداء و حذیفہ و ابن مسعود و ابن عمر و ابن عباس و معاویہ و تمیم داری و ابوایوب انصاری و ابوہریرہ و فضالہ بن عبید و عبداللہ بن زبیر و معاذ بن الحارث وغیرہ کا یہی مذہب ہے اور سب طرح جو اب لوگ وتر پڑھتے ہین بالکل مکروہ ہین بلکہ تین کا وتر پڑھنا ہی نہین چاہیے ایک سلام سے کیونکہ تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنے کی کوئی حدیث قوی نہین اور نہی تین رکعت پڑھنے کی بہت سے احادیث مین آئی ہے دارقطنی نے بروایات ثقات کے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ وتر پڑھو ساتھ تین رکعت کے نہ مشابہت کرو وتر کو ساتھ مغرب کے صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور بہت سی احادیث ہین وتر تین رکعت مین ہین جسکا دل چاہے کتب محققین کا مطالعہ کرے **قولہ** روایت کی امام مالک نے نے یزید بن رومان سے کہ اسنے کہا تھے لوگ کھڑے ہوتے عمر بن الخطاب کے خلافت مین رمضان مین ساتھ تیئیس ٢٣ رکعتونکی **اقول** یزید بن رومان نے زمانہ عمر کا نہین پایا جیسا کہ کہا ہے کبیری شرح منیہ وغیرہ مین لہذا یہ روایت منقطع ہوئی اور منقطع حجت نہین چہ جائیکہ حضرت عمر سے اسکے

خلاف روایت صحیح سی مروی ہو اوسی موطا مین ہی کہ حکم کیا عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب و
تمیم داری کو کہ لوگونکو گیارہ رکعت پڑہاوین اب انصاف کرنیکی بات ہی کہ رسول اللہ صلعم اور حضرت
ابی بکر صدیق کا عمل گیارہ رکعت پر یعنی آٹہہ تراویح تین وتر پر رہا ہوا و حضرت عمر نے بہی اسکا ارشاد
فرمایا اب سنت رسول اللہ صلعم اور سنت خلفا پر عمل تو بالکل چلا گیا اور نئی نئی رکعتین ایجاد کر لین
قولہ اب ہماری بہائیون نی آٹہہ رکعت پر اکتفا کیا **اقول** ہم لوگ تو گیارہ یا تیرہ رکعت جو
رسول اللہ و خلفاء راشدین سی ثابت ہین اور جسکو شیخ الحنفیہ ابن ہمام بہی سنت کہتی ہین
پڑہتی ہین ہان آپ لوگ خلاف رسول و صحابہ کا کرتے ہین کچہہ اللہ کو زیادہ عبادت کی حاجت
نہین بلکہ خداوند کریم یہ دیکہتا ہی کہ کون میرے رسول کی پیروی کرتا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اپنی محبت کو حضرت کے اتباع پر معلق کرتا ہی ہم لوگ تو
حضرت اور صحابہ کا طریقہ جو بعینہ مصداق ما انا علیہ و اصحابی کا ہی برتتی ہین اگر مخالف اس طریقہ
کے ہین تو آپ ہین **قولہ** تو انصاف کرای بہائی اگر حضرت جمع کرتی دو نمازین ایک وقت مین تو
قید اول وقت کی کیا ضرورت تہی انتہی **اقول** آپکے فہم کو کیا کہون جو دلیل عین جمع فی الصلوۃ
کی ہی اوسکو اپنی مدعا کے موافق زبردستی بناتی ہین یوخر الظہر الی وقت العصر فجمع بینہما یعنی
تاخیر کرتی ظہر کو اول وقت عصر تک پہر جمع کرتی درمیان اون دونکے صاف اس مدعا پر دال ہے
کہ جب عصر کا وقت ہوتا تو درمیان اون دونوکے جمع کرتی جیسا کہ فائی فجمع کی ہماری تائید کرتی
ہی اس عبارت سے جمع وقت ثانی مین ادنی عربی دان بہی سمجہہ سکتا ہی آپکی فہم کو خدا جانی کیا ہوا
تعصب بہی سب عمل کراتی ہی اب منصف کو چاہئی کہ انصاف کی نظر سی دیکہی کہ جب وقت عصر
کا آجاتا تب جمع کرتی یا قبل اوسکے باقی رہا جمع کرنا اسکا اول وقت عصر مین جمع کرنیوالیکو خدا نے
جسوقت فرصت اور موقع پاوی اوسوقت جمع کرلی خدا جانی آپنی آنکہونپر پردہ ڈالکر
لکہہ! کہ ظہر آخر وقت ظہر کے پڑہی باقی رہا استدلال اس آیت سی ان الصلوۃ کانت علی المومنین
کتابا موقوتا یعنی نماز مومنونپر فرض ہی وقت پر تعین کرنیوالی اوقات کے وہ ہین جنپر نزول اس آیت
کا ہوا انہون نے اسطرح وقت کو معین کیا کہ حضر مین وقت پر پڑہو و سفر مین جمع کر لو اگر آیہ کا کچہہ

اعتراض ہی تو رسول صلعم پر ہوگا کہ جنہوں نی سفر مین جمع نمازون کی نہ ہمیر ہم تو رسول اللہ
صلعم کے تابع ہین آپنی جسطرح کیا یا فرمایا اسیطرح کرتے ہین آپکا ہی کچھہ قصور نہین آپکو بہی چاہیے
ابو حنیفہ رحمہ کی تابعداری ضروری چاہی احادیث محمد رسول اللہ صلعم کی کیسی ہی مخالف ونکی پڑی
فقط آگے جو آپ دعا بعد فرضونکی بابت مین کچھہ تحریر کرتی ہین جو لوگ ہین ہاتھ اوٹھاتی چند وجہ سے
وہ اسکو پسند نہین کرتی اول یہ کہ کوہی حدیث صحیح بعد نماز کے دعا اوٹھانیکے بعد مین نہین آئی
وجہ دویم یہہ کہ جسطور آپ لوگ دعا مانگتی ہین نہ تو کسی صحابی سی منقول ہی نہ کسی امام سے فقط
رواج پڑ گیا ہی باقی جواب تمثیل بکری بربری کی دیتی ہین یہہ مقیس علیہ ٹہیک نہین کیونکہ مطلق
بکبری کی حلت مین تو حدیث آئی ہی یہہ بکری بہی اسیکی افراد مین سی ہی بخلاف اسکے کہ کوئی
حدیث صحیح مطلق نماز کے بعد ہاتھہ اوٹہانیکی نہین آئی اب جواب تو آپکے ہو چکی لیکن تہوڑی
سی گذارش درباب اس عبارت کے جواب عبد الوہاب کے نقل کرتی ہین باقی ہی سن لیجیے کہ مصنف
میزان شعرانی کا نہ صحابی نہ تابعی نہ مجتہد نہ کوہی بڑا امام ہی جو آپ اوس سی نقل کرتے ہین سب جواب
خیال جسکا نام ونشان دلیل شرعی سی نہین ہمیر کچھہ حجت نہین اور نہ کسی مسلمانکو اسکا اعتقاد
چاہیی کیونکہ یہہ مخالف ہے صریح قرآن واحادیث کے بلکہ رجما بالغیب ہے دیکھیی یہہ نقشی وحی غیرہ
مقامات کے جسکو انہون نی دیکھا نہین اور نہ آپنی اوسکا ملاحظہ کیا ہی کسطرح بنائی آیا آپ
یا انپر وحی نازل ہوئی تہی ہم لوگونکا وہی مقام ہی جہان صحابہ تابعین حضرتکے اتباع کا ہی
اور جو دایرہ شریعت کا آپنی بنایا ہے ہم اوس خانہ مین ہین جہان محمد رسول اللہ صلعم کیونکہ ہم اونکے
اتباع ہین آگے جو آپ چاہے رمذاہب کے سند اللہ تک پہونچاتی ہین اگر یہہ سب اللہ کیجانب سے ہین تو غیر
بلا شک یہ کہیگا کہ مسلمانونکا خدا کیسا ہی کہ ایک ہی چیز کو حلال ہی کہتا ہی اور حرام ہی کیونکہ بہت سے
چیزین ایک امام کے نزدیک حلال ہین اور دوسری کی نزدیک حرام اور یہ جواب سند نقل کرتی ہین
بالکل واہی اور افترا ہی امام ابو حنیفہ پر کیونکہ انہون نی کسی کتاب مین یہہ نہین کہا کہ مینی ابن
عباس کا مذہب لیا ہی بلکہ ابن عباس کا مذہب اکثر مخالف ہے مذہب ابو حنیفہ رحمہ کے اور ایسا ہی مذہب
عطا کا بہت مخالف ہی مذہب امام ابو حنیفہ کے جیسی رفع یدین مین فاتحہ خلف امام وغیرہ مین

دائرہ شریعت مین توانہی بہت سی کو لکہا تہا اور بندان چارونکی لائی یہ نقشہ پہر انکا اپنی نہ جسکو آنکہوں سے دیکہا کسطرح پہلی سی بنادیا خدا جانی اوسکی کیا کیفیت ہوگی جہان آپہہ امام ہی اپنے مقلدونکے عمل نامہ تلوائینگے حضرت رسول کریم کو توانہی خارج کیا جو بالکل معصوم ہین نہین نہین انہی انصاف کیا وہ ہملوگونکے ساتہہ ہونگے آپ تو اونکے دائرہ سی ہی خارج ہین کیون صاحب آپکے نزدیک یہہ امام پیغمبرون سی بڑی ہوئی ہین پیغمبر تو نفسی نفسی پکارینگے اور یہ بیخوف ہوکر مقلدونکے پیچھے پہرینگے کیا یہ رافضیونکی طرح یہ چارون امام آپکے نزدیک معصوم ہین جو انکا حساب کتاب نہین ہوگا انہی تو وعظ مین فرمایا تہا کہ یہ چارون امام عرش کو اوٹہا وینگے وہ تو بموجب قول آپکے عرش کی نیچے ہونگے پہر میزان پر کسطرحسی آجاوینگے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ یہہ نقشہ جنت اور قبرونکا توآپنی عجیب بنایا ہے کہ جنکی بابت : مین اللہ فرماتاہی نہ آنکہون نے دیکہا نہ کانون نے سنا نہ کسی دلپر خطرہ گذرا آپ ان چیزونکا نقشہ بتاتی ہین عجب یہ ہے کہ پیغمبر کے قبہ کے پاس ابو حنیفہؒ کا تو قبہ بنایا اور قبہ صدیق اکبر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور علی رضی اللہ تعالے عنہم وغیرہ صحابہ جو آپکے صحبت مین جان و مال صرف کرتی رہی انکو بالکل خارج کردیا نعوذ باللہ آپنی شیعہ کا مذہب تو نہین اختیار کیا کہ صحابہ کی ایسی دشمنی ہی کہ انکو آپکی خاقت سی خارج کرتے ہین اور انکا درجہ کم جانتی ہین درجہ ائمہ اربعہ سی اب حقدمین ہماری مسلمانونکی گذارش یہ ہے کہ مولوی عبد الرب نے بالکل لوگونمین نام آوری اور فخر کیلئے ان تلبیسات کو جمع کیا ہی اور محض دنیا کی کمائی کی فکر مین ہین اور عبد الوہاب شعرانی جنکی عبارتکا ترجمہ کیا ہی اور بہت انکے مداح ہین وہ تقلید کو بہت زور شور سی رد کرتی ہین جس کتاب سے مولوی صاحب نقل کرتی ہین اوسی کتاب کی صفحہ ۴۳ مین وہ فرماتی ہین لم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین بل المنقول تقریرہم الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضاً لانہم کلہم علی الہدی من ربہم ولم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلعم امر احدا من الائمۃ بالتزام مذہب معین ترجمہ ہمکو کسی امام سے نہین پہنچا کہ انہی یارونکو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا بلکہ اماموں سی تو یہ تجویز منقول ہے کہ بعضی بعضونکی قول پر عمل کرلین بسبب اسکے کہ سب امام ہدایت پر ہین اپنی رب سے اور ہمکو نہین پہنچا

کسی حدیث صحیح اور ضعیف سے کہ حضرت نے کسی امتی کو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا اب بہائی
مسلمان انصاف کرین کہ مولویصاحب کے معتقد علیہ تقلید کو کیا رد کرتی ہین مولویصاحب نے
اس عبارتکو توچہوڑ دیا اور اپنی موافق عبارتکو لیلیا نوین بعض و نکم نفر بعض عقلمند کو ایک اشارہ کافی
ہی مولویصاحبکو لازم ہی کہ اس شبہ تقلید کو گردن سی اوتار کر عمل بالحدیث شروع کرین فقط

اطلاع ضروری

بخدمت بہائی مسلمانونکے گذارش ہی کہ مولوی عبد الرب کو تحقیق دین کی بالکل منظور نہین
بلکہ تحصیل دنیا دون کی فکر مین سرگرم ہین جسطرح دنیا وصول ہو وہی چال چلتی ہین چنانچہ
عمل مولد القیام باتفاق محققین مذاہب اربعہ کے بدعت ہے اور پختہ قبر کا بنانا جو منہی عنہ ہے اب بنانا کہنے
کیلئے اوسکی قایل ہوگئی ہین طرفہ یہ ہی کہ اول خود ہی اسکی بدعت ہونے پر مہر کر چکے ہین اور وعظ کو
محض وسیلہ بنایا ہوا ہی جسجگہ بیتدعین کو دشمن متبعان سنت کا دیکہتی ہین وہان ان لوگونسے مثل
رافضیونکی تبرا اڑاتی ہین اور کوئی وعظ انکا خالی نہین ہوتا کہ جسمین غیبت متبعان سنت
کی نہین ہوتی اور نہین ڈرتے ان وعید سے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ ترجمہ کیا دوست
رکہتا ہی کوئی تم مین سی یہہ کہ کہاوی گوشت بہائی اپنی مردیکا پس ناخوش رکہو گے تم اسکو اور
حدیث شریف مین آیا ہی ملعون من ضار مومنا او مکر بہ ترجمہ ملعون ہی جو مسلمانکو تکلیف دی یا
اوس سی مکر کری روایت کی ہی اسکو ترمذی نے بدعت ہونا مولد کا غایت الکلام مین مفصلاً
مرقوم ہی یہان بہی ایک دو عبارت نقل کیجاتی ہین قال جامع مجموعة الفتاوی للقاضی شہاب الدین
سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالة وکل ضلالة فی
النار ترجمہ کہا ہی جامع مجموعہ فتاوی جو واسطی قاضی شہاب الدین کے ہے سوال کئی گئی قاضی مجلس
مولد شریف سی کہا نہ منعقد کیجاوی اسواسطی کہ تحقیق وہ بدعت ہے اور تمام بدعت گمراہی ہی اور تمام
گمراہی دوزخ مین اور ایسا ہی کہا ہے صاحب تیسیرة السالکین نے موافق گفتار نور الیقین لمن طلب الدین
کی چیز یکہ نام آن مولد حق نامند بدعت است چہ رسول صلعم ہیچکس از دین نفرمودہ و نہ خلفائے
و نہ ائمہ و نہ خود این فعل کردہ اند ایسا ہی کہا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے اپنی بعض

مکتوبات مین اور احمد بن محمد بن محمد مصری مالکی نی ذکر کیا ہی قد اتفق العلماء المذاہب الاربعة بذم العمل فمن بدیہ قال العلامہ معز الدین حسن الخوارزمی فی تاریخه وصاحب اربل الملک المظفر ابو سعید الکوکبری کان ملکا مسرفا یامر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطهم واجتهادهم وان لا یتبعوا لمذاہب غیرہم حتی مالت الیه جماعة من العلماء وطائفة من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلعم فی الربیع الاول وہو اول من احدث من الملوک ہذا العمل انتہی ترجمہ تحقیق علماء مذاہب اربعہ نے اتفاق کیا ہی ساتہہ برای عمل کے پس اون شخصون مین سے جو برای کرتا ہی اوسکی کہا ہی علامہ معز الدین حسن الخوارزمی نی اپنی تاریخ مین اور صاحب اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکبری تہا پادشاہ مسرف امر کرتا تہا علماء زمانی اپنی کو ساتہہ عمل کرین ساتہہ استنباط اور اجتہاد اپنی کی اور نہ تابعداری کرین مذاہب غیر اپنی کی یہانتک کہ مایل ہوئی طرف اسکے ایک جماعت علماء سے اور ایک گروہ فضلا سی اور مجلس کرتا تہا واسطی مولد نبی صلعم کے بیچ ربیع اول کے وہ اول پادشاہون مین وہ شخص ہی جسنی اس عمل کو نکالا فقط غرض یہ عمل اس بادشاہ مسرف نے نکالا ہی اور متقدمین مین سی کسی نی اس عمل کو کسی نے نہین کیا لہذا بدعت ٹہیرا تفصیل اس امر کے کتب مطولات مین مسطور ہی اور نہی پختہ بنانی قبر کی تمام کتب حدیث و فقہ مین مذکور ہی ترمذی مین ہی قال نہی رسول اللہ صلعم ان تجصص القبور وان یکتب علیها وان یبنی علیها وان توطأ ترجمہ کیا راوی نے منع فرمایا رسول اللہ صلعم نی اس بات سے کہ گچ کیجاوی قبر اور اس بات سے کہ لکھا جاوی اوس پر اور بنا کیجاوی اوس پر اور پامال کیجاوی اور مسلم مین حضرت علی سی روایت ہے ولا قبرا مشرفا الا سویته یعنی مت چہوڑ قبر بلند کو مگر برابر کر دی تو اوسکو فقط الحاصل قبر کا پختہ بنانا منہیات شرعیہ سے ہے سب مسلمانونکو چاہیی بات نکا عامل ہو یہ نہیر لازم ہے تاکہ صورت مولویانہ دیکہکر دہوکہ مین نہ پڑین علینا الا البلاغ

جواب مجمل بلاغ المبین محمد شاہ

بعد حمد و صلوۃ کے بخدمت بہائی مسلمانون کے گذارش ہی کہ محمد شاہ کا یہی کام ہی کہ دہوکہ دی عوام مسلمانونکی لیئی ہمیشہ سرقہ فی الروایات کرکے دو چار گپین ہانک کر ایک ایک سالہ مبتدعین کی خوشی کو لیئے دو چار ماہ کے بعد یا اپنی نام یا کسی غیر کے نام سی شایع کر دیتا ہی چنانچہ تہوڑی ایام ہوئی کہ ایک سالہ مسمی ببلاغ المبین جو بالکل دہوکہ بازی سی مملو ہی لکہکر شایع کیا چونکہ

رسالہ التقویات سے پڑہتا لہذا آپ نے اوسکی طرف توجہ نہ کی یہ کہ اوسکا جواب نہیں ہوسکتا اب مین بطور
اجمال کی کچہہ گذارش کرتا ہون سب صاحبونکو چاہیے کہ بنظر انصاف اسکا ملاحظہ کرین اور باقی کو اسپر
قیاس کرین اسکی کتاب مین کل تین رکن ہین اول یہ کہ آمین جہر مین کوئی حدیث صحیح نہین پانچ صحابہ سے
اسکی روایت ہے کل ضعیف ہین **اقول** مولوی صاحب نے یہان عجیب البلہ فریبی کی ہی کہ ایک طریق ثقہ کے
جو راوی ضعیف تہی اول صفحہ پر سب کو لکہہ پائی اور ایک جگہہ دوسرے کا نام نہین وسکے باپ کا
بدل دیا ہے اب مین تین طرق صحیح آمین جہر مین نقل کرتا ہون حدثنا مخلد بن خالد الشعیری نا ابن نمیر
نا علی بن صالح عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلعم
فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رایت بیاض خدہ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید عبد الرحمن
بن مہدی قالا نا سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلعم
قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین ومد بہا صوتہ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن سلمۃ عن
حجر بن عنبس الحضرمی عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلعم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع
بہا صوتہ طریق اول پہ بیان مجہتا وہ صاحب نے دو طرح جرح کی اول یہ کہ یہ حدیث منقطع ہی مگر یہہ
دعوی ہی دعوی ہی اسپر کوئی دلیل نہین البتہ منقطع ثابت ہوتی جبکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر
سے نہ سنا ہوتا حالانکہ وائل بن حجر سے حجر بن عنبس نے سنا ہی کیونکہ اگر نہ سنا ہوتا حجر نے وائل سے تو بطور
شیخین اور کہتا ترمذی اسکو منقطع نہ صحیح حسن اسیطرح ابوداود وغیرہ محدثین اسکو منقطع کہتے حالانکہ
آجتک کسی نے نہین کہا باقی رہا روایت کے بیچ مین علقمہ کا آنا ہمارے کچہہ منافی نہین کیونکہ سماع اسکو واسطے
سے بہی ہوا اور بلا واسطہ بہی ہو جہان بلا واسطہ تہا وہان بلا واسطہ کیا اور جہان واسطے سے تہا وہان
واسطے سے بیان کیا مع اسکے حدیث علقمہ کے درباب جہر کی ضعیف نقطہ جرح دوسری یہہ کہ علاء
بن صالح کثیر الوہم ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس طریق مین علاء بن صالح نہین بلکہ علی بن صالح ہی اور وہ ثقہ
اب مدفوع ہوئین دونون جرح جب راوی اسکے ثقہ ٹہہری تو صحیح ہوا یہ طریق اور طریق دوسری
پر بہی دو اعتراض کئے اول انقطاع کا جواب اسکا پہلے گذرا دوسرا تدلیس سفیان کا جواب اسکا
یہہ ہی کہ کاش کہ آپ اصول حدیث کا مطالعہ کرتی تو یہ اعتراض زبان پر نہ لاتے مگر کچہہ بے علمی اور کچہہ

تعصب مذہبی حدیث رسول کو کس طرح بگاڑیں اور اپنا مذہب بنائیں ورنہیں تو ذرا رسالہ جو مشکوۃ کے
اول ہی اوسکو بہی بلاحظہ فرماویں بحث تدلیس میں ہی و نسب الجمہور الی قبول تدلیس من عرف
لا یدلیس الا عن ثقۃ کابن عیینہ ترجمہ کیا ہی جمہور طرف قبول کرنے تدلیس اوس شخص کے جو جانا جاوے
کہ تحقیق وہ نہیں تدلیس کرتا مگر ثقہ سی مثل بیٹے عیینہ کے انتہی اور بیٹا عیینہ کا سفیان ہی دیکہیئے خود
محدثین نے اسکی تصریح کی ہی کہ سفیان کی روایت قبول ہی کیونکہ وہ تدلیس ثقہ سی کرتا ہی اسیواسطے
تقریب میں اوسکی شان میں لکہا ہی ثقہ حافظ فقیہ امام حجۃ کان ربما دلس لکن عن الثقات باقی رہا سفیان
سو وہ بہی تدلیس ثقہ سی کرتا ہی جیسا کہ تدریب الراوی میں کہا ہی قال الشیخ الاسلام لا شک انہ جرح
ای التدلیس فی ان وصف بہ الثوری والاعمش فلا اعتذار انہما لا یفعلانہ الا فی حق من یکون ثقۃ عندہما
انتہی یہ دونوں سفیان ثقہ سی تدلیس کرتے ہیں لہذا قبول ہی اور حنیفہ کے ہاں تو تدلیس سب قسم
کی درست ہے پہر اعتراض کی کیا وجہ اب دفع ہوی یہ دونوں اعتراض اور طریق ثالث میں تین اعتراض
کئے دو تو وہی ہیں جنکا جواب گذرا تیسرا یہ کہ محمد بن کثیر کثیر الغلط ہی حالانکہ یہہ محمد بن کثیر نہیں بلکہ
محمد بن کثیر جو سفیان کا شاگرد ہی وہ دوسرا ہے جسکے حق میں لکہا ہی ثقہ دلیل اسکی یہہ ہے کہ بخاری نے
اپنی کتاب میں اس طریق یعنی محمد بن کثیر قال حدثنا سفیان سے لایا ہی اور بخاری ضعیف سے روایت نہیں
کرتا وجہ دوسری یہ ہی کہ ابو داؤد درجہ حادی عشرہ میں ہی اور یہ محمد بن کثیر جو ثقہ ہی درجہ عاشر میں
اور دوسرا محمد بن کثیر درجہ تاسع میں تو اولی قریب ہے بہ نسبت ثانی کی فقط غرض یہہ ہے کہ حدیث
جہر آمین میں اٹھارہ طریق سے صحیح ہوئی ہی اب یہاں سی ثبوت ہوا کہ اسکے بہت طرق صحیح ہیں
دوسرا رکن آپکا یہہ ہی کہ یہ حدیث آیت کے مخالف اور قرآن قطعی حدیث ظنی جواب آیت کا بحث
آمین میں گذرا کہ اس آیت سی نفی جہر کے نہیں بلکہ نفی عنف کی ہی جیسا کہ اسیر قرینہ ہے قولہ
لا یحب المعتدین یعنی وہ حد سے بڑہنے والونکو دوست نہیں رکہتا اگر یہ بہی مانا جاوی تو بہی یہ آیت
مخصوص ہی حدیث سی اور کل محققین حتی کہ امام اعظم سبکا یہی مذہب ہے کہ تخصیص
کلام اللہ کی خبر واحد سے درست ہے جیسا کہ نقل کیا امام رازی نے محصول میں اور صاحب معتنم نے
اور عدم تخصیص یہہ مسئلہ نکالا ہوا عیسے بن ابان کا جیسا کہ مصرح ہے کتب اصول میں باقی یہہ جواب

کہتی ہین کہ مخالف ہے احادیث مشہورہ کے کوئی حدیث صحیح آمین خفی مین نہین پہر مشہور کہان سے ہوگئی رکن تیسرا یہہ ہے جو احادیث اپنی مدعا کے ثبوت کے لیئی لائی ہین اور جواب انکا بحث آمین مین گذرا اور حدیث ارتجاج کو جو باعتبار معنے کے موضوع کہتا ہی آجتک اسکو کسی محدث نے موضوع نہین کہا آپ ارتجاج کے معنی نہین سمجھے ذرا تحفۃ المتقین کا ملاحظہ فرمائی باقی کل کتاب مین کوئی بات قابل جواب کے نہین انتہی فقط

جواب بعض مطاعن مبتدعین

قولہم بعض ان مین متعہ کے قایل ہین جواب یہہ بالکل عاملان سنت نبوی پر افترا ہے یہ لوگ عمل بالحدیث کا دعوی رکہتی ہین اور اوسپر عمل کرتی ہین اور روایت مسلم مین صاف آچکا ہی کہ متعہ قیامت تک حرام ہی پہر کیونکر ہوسکتا ہی کہ باوجود نص صریح کی اسپر عمل نکیا جاوے ہان البتہ حنفیہ کی علما اس فکر مین ہین کہ یا ہین سی کسیطرح نکاح درست ہو دلیلین جواز کی اپنی رسایل مین قایم کرتی ہین جسکا دل چاہیی ادلہ کاملہ کو دیکھی اب دیکہیی کہ حنفیہ کے ہان بہت سی طرح زنا ہوسکتا ہے و دار الحرب ولواطت وغیرہ مین حد نہین آتی گہر کے خبر نہین لیتی کہ جو مانع زنا کے حد ہی جب اوسکو ہی بہت سے ہی مقامات مین دفع کیا تو اب تو زانیون کی خوب بن آئی فقط قولہم انکی یہان سود لینا یہان جایز ہے خنزیر کی چربی کا بہی استعمال درست ہے جواب یہہ بہی تمام افترا ہی یہ یا درکہو ایسی افترا ونکی بنا سواد و زعم کے اور کیا کہین اب مین ایک فتوی اسی باب مین جناب مولانا مولوی نذیر حسین صاحبکا نقل کرتا ہون کیا فرماتی ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ سود دینا و ستانین لینا کیسا ہے اور استعمال چربی خنزیر کا حلال ہے یا حرام بینوا توجروا **جواب** حلال جانتی والا سود لینی کو یعنی حلال سمجہکر لیوی کافر ہے اور مرتکب بغیر حلال سمجھنے کے فاسق قال اللہ تعالی الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا وعن جابر قال لعن رسول اللہ صلعم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء رواہ مسلم اور سود سب جگہہ حرام ہے اور اس تخصیص کا کچہ ثبوت نہین ایسا ہی حال چربی خنزیر کا ہے قال اللہ تعالی انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر مین کل الوجوہ حرام ہے گو چربی ہی ہو مستحل کافر مرتکب فاسق حررہ محمد سعید ـــ

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال سید محمد نذیر حسین

اب مین کہتا ہون بلکہ حنفیہ کے نزدیک بولینا درست ہی ہدایہ صفحہ ۷ مین ہی لا ربو بین المسلم والحربی
فی دار الحرب یعنی نہین ربو ہی درمیان مسلم اور حربی کی دار الحرب مین اب ظاہر ہی کہ ہندوستان
آپکی نزدیک من کل الوجوہ تو دار الاسلام ہی ہی نہین اگر ہی تو آپکے مشایخ یہان سی ہجرت کیون
کرتی اور یہہ بھی ہدایہ مین ہی کہ ایک مٹھی غلہ دو مٹھیون سی بیچنا درست ہے ایسا ہی ایک پیسا دو پیسی
سے ایک کھجور دو کھجور دن سی اب بتلائی اسطرحسی اگر کوی بدمعاش چاہی تو سیکڑون من غلہ
ربو سی بیچ لے اور حنفی کا حنفی بنا رہی واہ ری مذہب تو پھر انکی نزدیک جبتک انزال نہو
غسل نہین آتا جواب یہہ بھی ہم لوگو نپر افترا ہی ہماری نزدیک تو غیبوبت حشفہ سی غسل واجب
ہوجاتا ہے ہان البتہ یہ مذہب آنی غسل کا حضرت عثمانؓ و بخاری و داؤد ظاہری و ایک جماعت
صحابہ و تابعین کا ہی اگر کوئی انکا مذہب اختیار کری اور حدیث عایشہ کو اوسکا ناسخ نہ سمجھی تو اوسمین
کچھہ قباحت نہین اب خیال فرمائی تعجب ہے مذہب حنفیہ پر کہ کہتے ہین کہ وطی صغیرہ اور عورت
مردہ اور چارپای سی غسل بغیر انزال کی نہین آتا اور بحر الرائق مین ہی اگر لپیٹ حریر کے وطی کری
تو جبتک انزال نہو غسل نہین آتا یہہ کہان سی نکال لیا لوگو نپر جنکے پاس دلیل موجود ہے [illegible]
کی خبر نہین [illegible] کہتی ہین [illegible] سی [illegible] ٹوٹ جاتا ہی لیکن [illegible]
ضمنی یعنی غسل کیسا ہے جو کیا جاوے کسی [illegible] اول [illegible] انزال [illegible]
جسمین آپ سند پکڑتی ہین پہر یہ تخصیص کہان سی [illegible] دقیق تاہی قول امام [illegible] کا [illegible] مقیم ہین
سچ تو یہہ ہے کہ یہ لوگ بہی امام کے تابع ہین نہ رسول اللہ کی تو ہم اسقدر پر اکتفا کرتی ہین اگر
پہر کوی صاحب زبان کہولینگے تو انشاء اللہ ایک علحدہ رسالہ انکی ہر ایک بات کا لکہکر پیش کیا جاویگا

اللہم فاطر السموات والارض توفنی مسلما والحقنی بالصالحین وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

قطعہ تاریخ از جناب مولانا مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب تخلص

گلزار آسیہ کا رد چہپ چکا یہہ جبکہ ہم | مسلم نے بہی اسکا ہم یون سال طبع لکہا
کیا کہتا ہی مولف تمنی بہرا بہی سے | خاکہ اڑایا صاحب گلزار آسیہ کا